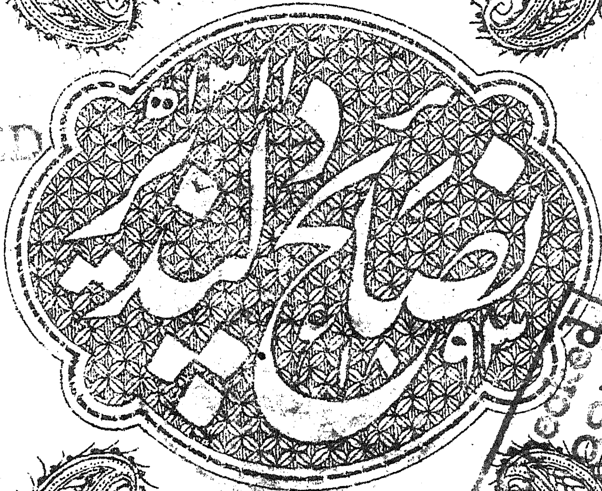
بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بمنہ وکرمہ کہ درین زمان برکت اقتران کتاب مستطاب انتساب مفید برنا و پیر یعنی

اخلاق [illegible]



باہتمام احقر العباد ابو الحسنات قطب الدین احمد غفر اللہ الصمد بماہ جمادی الثانی ۱۳۱۳ھ

مطبع [illegible] واقع [illegible] لکھنؤ مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا و نعت محمد مصطفیٰ صلعم و پس از منقبت آل اطہار و ثنای اصحاب کبار رضی اللہ عنہم ہیچمدان
کج مج بیان یعنی مؤلف نسخۂ ہذا الموسوم بہ **احمد حسن خان** پسر خواجہ بدر الدینخان
ابن خواجہ بادشاہ خان ولد نواب محمود خان بہادر صوبہ دار صوبۂ بدخشان خلف نواب
نصیر الدینخان بہادر صوبہ دار ملتان بخدمت ناظمان زبان و نثاران جہان ملتمس ہے کہ کلام
نفیس کالائق ہم پہلوی عروس معنی کہ مشاطۂ قلم فصیحان بلاغت شعار نے ہر صفت کمر کی حجلۂ
خفا سے منصۂ ظہور پر جلوہ دیا ہے نہین الا گل کو زحمت خار اور آسمان کو کدورت غبار
ناگزیر ہے لہذا یہ چند اوراق پریشان بدین نظر کہ شاہدان معنی کے دفع زخم چشم و نظر بد کے
لیے کار سپند کرے حضور مین انشا پردازان دقیقہ رس کے رکھکر مستدعی ہے کہ سہو و خطا
مقتضائے خلقت انسانی ہے جہان ملاحظہ فرماوین بلا تامل توقف قلم بلاغت رقم سے اصلاح دین

وجہ تالیف

حال آنکہ اطفال کو باعث مقتضای سن کے پند و نصیحت سے نفرت ہوتی ہے اور قصہ

کہانی کی جانب رغبت اسواسطے چند نصائح جو بکار آمد ہین اکثر مقام سے جمع کرکے بزبان
سلیس اُردو تاکہ فہم صبیان مین جلد آوین حکایات اور افسانون کے لباس مین بیان کرکے
فضل خدا سے اس امر کا امیدوار ہون کہ مبتدیون کو مفید ہو اور حکام کو بھی پسند آئے
مشقت فقیر کی رائگان ہو برباد نجائے

آغاز نصائح

مملکت جسم مین ایک بادشاہ روح نام والا مقام حکمران تھا اسکا ایک فرزند دلبند موسوم بہ دل نکما لایعقل اور لہو ولعب کی طرف مائل تھا گو روح بیٹے کو ہر وقت پند اندرز کرتا تھا الا وہ کب پند پذیر کاربند تھا ایک دن روح نے کہا کوئی شخص ایسا نہین جو دل کو راستی پر لائے نقش ہر خرافات اوسکے صفحہ خاطر سے مٹائے اگر بہائم صفت یا بمنزلہ حشرات الارض کے زندگی کی تو فائدہ کیا ہو ایسی حیات سے تو ممات بدرجہا اولی ہی ایک مصاحب خاص شعور نامی حاضر تھا وہ عرض پیرا ہوا کہ سرزمین دماغ مین کہ وہ خطہ بھی حضور کے زیرنگین ہے ایک مرد با تمکین اسمین سکونت گزین ہی نام اوسکا دانش ہے یہ مقدمہ اگر اوسکے مفوض ہو تو یقین کامل ہی کہ شاہزادہ دل بہت جلد بیہودگی سے درگذرے صلاحیت قبول کرے بمجرد استماع اس مژدہ کے روح نے دانش کو بلایا اور امر مقصود و مامول کہہ سنایا بلکہ اوسی وقت دل کو برای استحصال علم و طلب ادب کے اسکے سپرد کیا اوسنے الامر فوق الادب کہکر معاملہ تعلیم قبول کیا مگر دانش نے جو بجای خود غور کی تو دیکھا کہ متلون المزاجی کا وفور ہے علم و ہنر سے شاہزادہ کو نفور ہی اور اجتماع ضدین محال ہے ایک دل مین دو نقیضین کا مجتمع ہونا خام خیال ہی اور سب بطرہ یہ ہی کہ تعلیم و تربیت مین جبر کی مجال نہین اور دل کو تحصیل علم کا از خود خیال نہین اس جگہ کیا کیا جاوے جو دل روبراہ ہو طبیعت کی اصلاح ہو لیکن دل کو حکایات و روایات کا مشتاق پایا سوچتے سوچتے یہ امر دانش کے ذہن مین آیا کہ افسانون کے قالب مین پند کرنا چاہیے تعلیم ظاہری سے درگذرنا چاہیے پہلے دانش نے

کو حکمت عملی سے ایسا کچھ ربط بڑھایا کہ جب کھیل کود سے دل کو فراغت ہوتی تو بالضرور دانش سے
گھڑی دو گھڑی گرم صحبت ہوتی ادھر اودھر کا ذکر رہا کرتا دل حال دل دانش سے کہا کرتا
ایک روز بسبیل مذکور دانش نے دل سے کہا۔

صحبت اوّل دانش۔ خالق پر اعتقاد کرنا چاہیے اور اوسکے نام و کلام مین اثر جاننا چاہیے **دل** خالق کون ہی تمنے دیکھا ہی جو اوسپر تمھارا عقیدہ ہی **دانش** خالق وہ ہی جسنے تمام دنیا اور ما فیہا کو پیدا کیا او فرضنا کہ ہمنے اوسکو آنکھ سے نہین دیکھا مگر اس حجت سے معلوم کیا کہ دنیا مین کوئی شی حکمت سے خالی نہین **شعر** برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ۔ ہر ورقی دفتریست معرفت کردگار ۔ اور جس حالت مین ہمنے جانا کہ تمام اشیا مملو از حکمت ہین تو یقین و وثوق ہوا کہ کوئی حکیم جسنے انکو بنایا ضرور ہی بقول عرب اَلْمَصْنُوْعُ تَدُلُّ عَلٰی وُجُوْدِ الصَّانِعِ جیسے کہ مکان مسدود سے دھُوان بلند ہوا اور اوسکے اندر کوئی بسبب بند اور راہ کے نہین جاسکتا کہ اُس حال کو برای العین ملاحظہ کرے چونکہ دخانات مدلل نفس آتش ہین پس ہمکو ثابت ہوا کہ میان مکان مذکور مقرر آگ سُلگتی ہی حالانکہ آگ کو آنکھ سے نہین دیکھا اس دلیل پر یہ امر بھی قیاس کرنا چاہیے۔

نقل اول دانش تفضل حسین خان علامہ تاثیر اسمای آلہی کے قائل نہ تھے ایک طالب علم ان سے شرح سلّم پڑھتا تھا اوسنے کہا اگر آپ آزردہ نہون تو مین اس بات کا اثبات کردون عالم نے کہا بحث علمی مقام خفگی کا نہین شاگرد نے کہا کہ آپ کا قول سراسر غلط اور لغو بحث ہی تاثیر اسمای الٰہی مین ہرگز شک و ریب نہین اور گفتگو کو طول دیا جبکہ تکرار بڑھی تو طالب علم نے منکر تاثیر کو کہا خر انہون نے ایسا ثقیل کلمہ گوش خیال سے بھی نہ سُنا تھا انکے چہرہ کا رنگ شدت غضب سے سُرخ ہوگیا ہاتھ پاؤن مین رعشہ طاری ہوا اور کلمات ناشائستہ نسبت طالب علم کہنا شروع کیے اب شاگرد نے سکوت کیا جب دیکھا کہ اوستاد کا غصہ فرو ہوا تب کہا جناب والا بندہ نے صرف دو حرف ایک خا اور دوسرا

ساکو ترکیب پایا تو وہ ایسے موثر ہوے کہ آپ کا حال دفعتاً متغیر ہوگیا اور از خود رفتہ ہوگئے
جب نام واجب الوجود کو مسندا کہ ضوابط اور قواعد معینہ کا انضباط ہاتھ سے بچانے پایئے
عمل مین لاے تو کیونکر اثر ظاہر ہو یہ معقول ہوے۔

دانش ای شہزادے حق الیقین سے یہی بہتر ہے کہ صانع بیچون کو حواس خمسہ سے
ادراک کرکے ذات وحدہ لاشریک پر ایسا یقین کرے کہ گویا بچشم دیکھا ہے۔

صحبت دوم دانش دنیا مین علم نہایت عمدہ چیز ہے اسکا طالب ہر با تمیز ہے
دل کس وجہ سے دانش سواے فوائد دیگر کے کیاست بخشتا ہے اور جبکہ انسان
دانا ہوا تو فکر معاش و تہذیب اخلاق خلاصہ یہ کہ کل امور دینی و دنیوی بخوبی
انجام کرسکتا ہے۔

نقل دوم دانش جب فیلقوس پدر سکندر نے فیلسوف اکبر یعنی ارسطو کو کہ
اشرف جمہور فلاسفہ مشائین تھا سکندر کی تعلیم و تادیب کے واسطے معین کرنا چاہا
اوسنے انکار کیا جبکہ بحد غایت منت و سماجت اور اصرار بیشمار کی نوبت پہونچی تب ناچار
منظور کیا الا جسوقت فیلقوس نے داعی اجل کو لبیک کہا اور سکندر ذوالقرنین اریکہ آرا
سلطنت ہوا فوراً معلم اول یعنی ارسطو نے اسکے تقرب سے کنارہ کیا گو کہ تا حین حیات
مستعار سکندر کا ممد و معین رہا لیکن ایام بادشاہی مین تقرب کو پسند نکیا یہ جملہ
تو معترضہ تھا نتیجہ کلام آنکہ انتظام امور سلطنت اور حصول فتوحات ممالک دردست
و نیکو نامی سکندر کہ کالشمس فی الوسط النہار ہین بطفیل ارسطو ہی حاصل ہوئی۔

دانش ای شہزادے سکندر ایسے بادشاہ ذیجاہ کو ایک مرد تہی دست یعنی ارسطاطالیس کی
کیا پروا تھی مگر علم وہ شی ہے کہ تمام عمر اسکے تلمذ کا دم بھرتا رہا اور شاگردی کا ادعا کرتا رہا۔

صحبت سوم دانش عدل عمدہ چیز ہے دل عدل کسکو کہتے ہین اور اوسمین
خوبی کیا ہے دانش عدل کے معنی یہ ہین کہ ظالم سے مظلوم کا بدلہ لینا دونون کو برابر

کو زیبا اور عمدگی یہ ہے کہ نام بہ نیکی مشہور ہوتا ہے اور عدل ایک بادشاہ ہی کو درکار نہین بلکہ ہر فرد بشر کو اپنے گھر مین عدالت کی ضرورت ہوتی ہے ۔

نقل سوم دانش

نوشیروان مع بزرجمہر وزیر کے شکار کھیلتا تھا ایک ویرانے مین درخت کی شاخ پر نگاہ جو کی تو ایک جوڑا بوم کا باہم مصروف اختلاط دیکھا نوشیروان نے وزیر سے پوچھا کہ یہ کیا کہتا ہے بزرجمہر تو چاہتا ہی تھا کہ کسریٰ جور و ظلم سے باز آوے اسکو انتباہ کا موقع ہاتھ آیا بولا کہ مادہ نے نر سے کہا کہ اب لڑکی جوان ہوئی تجھکو اسکی شادی اور جہیز کی بھی فکر چاہیئے جواب ملا کہ تو کیون گھبراتی ہے اگر بادشاہ کسریٰ سلامت ہے تو بہت شہر و قصبے تباہ ہو کر جنگل ہو جاوینگے انھین سے دو چار ویرانے لڑکی کے جہیز مین دیکر شادی کر دونگا اس بات سے نوشیروان ایسا متنبہ ہوا کہ اوسی وقت عہد کیا کہ آج سے کبھی ناانصافی نکرونگا اتفاق وقت دیکھیے جونہین شکارگاہ سے مراجعت خانہ کی اور محل مین پہونچا کہ ایک بڑھیا نے واویلا و وا مصیبتا کا شور و غل مچایا نوشیروان نے آواز دردناک سنکر ضعیفہ کو روبرو بلایا پوچھا کہ کیا افتاد ہوئی نالہ و فریاد کیون کرتی ہے اسنے کہا تیرے بیٹے نے میرے فرزند کو بے قصور مار ڈالا کسریٰ نوشیروان نے فوراً بیٹے کو طلب کرکے استفسار حال کیا وہ تو شفقت پدری کے بھروسہ پر دلیر ہو رہا تھا صاف اقبال قتل عمداً کیا بڑھیا کا کہنا نہ رد کیا کسریٰ نے اوسیوقت اپنی تلوار برہنہ کر کے بیٹے کا ہاتھ پکڑ بڑھیا کے حوالہ کیا اور کہا تو اپنے ہاتھ سے قتل کر تاکہ تیرا غیظ و غضب فرو ہو دل کا غبار اور کدورت دفع ہو اس فعل سے سبکو حیرت و عبرت ہوئی جب ضعیفہ نے نوشیروان کو قتل پسر جوان پر اس درجہ آمادہ پایا کہا مین نے اپنے بیٹے کا خون بہا بھر پایا نوشیروان بولا کہ جس صورت مین قتل پسر ثابت ہے تو بغیر انتقام کیے ہم نہ رہینگے بڑھیا نے کہا اس امر مین اصرار بے محل ہے جس تقدیر پر وارث میت یعنی مقتول مین ہون اور مین نے قصاص خون بحل کیا تو قاتل شرعاً و عرفاً نزد جمہور بے قصور ٹھہرا اگر اب تو قتل کریگا تو خون ناحق تیرے

سر پر ہو گا غرض اس شد و مد سے تقریر کی کہ نوشیروان قتل فرزند سے باز رہا اور بڑھیا دیتے
بیٹے کے عوض عائین دیتی اپنے گھر گئی اوسی دن سے نوشیروان عادل مشہور ہوا۔

دانش ای شہزادے عدالت وہ شی ہے کہ صرف اسیر آزاد ہونے ہی سے بیٹے نے جان تازہ
پائی بگڑی بات بن آئی اور تا ابدالآباد نام نیکی روشن رہیگا تمام عالم عادل و منصف کہیگا۔

صحبت چہارم دانش انسان کو صحبت نیک اختیار کرنا چاہیے اور بدون
سے فرار **دل** کیا سبب **دانش** جن لوگون کی صحبت ہوگی انھین کے عادات اثر
کرین گے اور اگر شاید استقلال کو کام فرمایا انکی حرکات مقدوح کو اپنے مزاج مین دخل
نہ دیا تو متہم انکے افعال کے ضرور ہونگے مثلاً مسجد سے شراب پی کے نکلو تو لوگ
احتمال نماز گذاری کرینگے اور میکدہ سے نماز ادا کر کے باہر آؤ تو گمان شراب خواری۔

نقل چہارم دانش ایک لڑکے کو رات کے وقت بھیڑیا لیگیا جانور حقیقی کی قدرت
قابل دید ہے کہ اسنے لڑکے کو نہ کھایا بلکہ ہمراہ اپنے بچون کے پرورش کیا ایک عرصہ دراز کے
بعد چند شکاری بتلاش صید اودھر جا نکلے جہان وہ گرگ مع اولاد کے رہتا تھا دیکھا ایک
بھیڑیے کے جوڑے کے ساتھ ایک آدمی کا بچہ بھی مثل انھین کے چارون ہاتھ پاؤن
سے چلتا پھرتا ہے صیادون نے اس بچے کو بجد و جہد تمام تر موذیان مردم خوار سے جدا
کرکے گرفتار کیا اور لکھنؤ مین لائے کوئی فعل اوسکا خالی از حیوانیت نہ تھا گو ذی نفس وہ
درندہ تھا مگر درندون کے مانند کچا گوشت کھاتا تھا آدمیوں پر حملہ کرتا تھا مدت مدید اور
زمانہ بعید تک صحبت آدمیوں سے رہا تب رام ہوا اور اوسکے عادات مبدل بانسانیت ہوئے

دانش ای شہزادے صحبت وہ شے ہے کہ انسان آدمیت سے گذر کر بالکل
حیوان مطلق بن گیا۔

صحبت پنجم دانش تھوڑا تھوڑا بہت ہو جاتا ہے **دل** کس دلیل سے
دانش دیکھو مورچگان یعنے چیونٹیان ایک ایک دانہ لیجا کر اپنے مسکن مین فراہم

کرتی ہین جب محتاج لوگ آنکے رہنے کے سوراخ کھود کر غلہ نکالتے ہین تو سیرون پاتے ہین

بقول سعدی اندک اندک خیلے گردد وقطرہ قطرہ سیلے

نقل پنجم دانش ایک گداگر کی دو بیبیان تھین ایک صاحب اولاد دوسری لاولد جو ذی اولاد تھی اوسکی جانب توجہ اسکی زیادہ تر تھی جس وقت گدائی کرکے آتا جسقدر غلہ اور طعام پاتا وہ سب بال بچون مین صرف ہوجاتا اور نقد اندوختہ کرکے دیگر مصارف مین اوٹھاتا قاعدہ ہی کہ گدا جب دکان پر گیا تو تاجر اجناس تجارتی کے انبار سے کسی قدر سائل کو بھی موجب برکت سمجھکر دیتا ہے چنانچہ پنبہ فروش کے بھی دکان پر جایا کرتا تھا وہ ایک مٹھی روئی ہر روز اسکو اوٹھا دیتا یہ گھر مین لاکر بے اولاد جورو کو دیدیتا وہ عورت اسکو قلیل المقدار جانکر طفل خوردسال کا براز اوس سے پاک کرکے گھورے پر پھینکدیتی کاہلی کے باعث پانی سے استنجا نکرواتی مگر زوجہ دیگر وہی روئی دھوکر طاہر کرتی جب خشک ہوجاتی تو چرخے مین کات کر جمع کرتی جاتی جب سیر بھر سوت اکٹھا ہوتا تو بیچڈالتی ایک زمانہ کے بعد دس پندرہ روپیہ اسکے پاس جمع ہوگئے اب یہ اوس روئی کے سوا اپنے روپیہ سے بھی روئی خرید کر کاتنے اور بیچنے لگی کھانا کپڑا تو شوہر کے ذمہ تھا جو کچھ پیدا کرتی سب کا سب پس انداز ہوتا دو چار برس مین اہل مقدور ہوگئی بیچ کر روئی کپڑے کی بیوپار ہی

دانش ای شہزادے حال آنکہ وہ پیسہ دو پیسہ کی روئی کیا ہستی تھی الا جمع کرتے کرتے بہت ہوگئی اور اوس سے منفعت کثیر اوٹھائی۔

صحبت ششم دانش یارانہ زیرک سے اور علیحدگی احمق سے بہتر ہے دل کیا باعث

دانش عقلمند کی دوستی کام آتی ہے اور بیوقوف کی دوستی بھی مثل دشمنی کے ہوجاتی ہے

نقل ششم دانش ایک مرد جاہل بیمار ہوا عارضہ تپ مین گرفتار ہوا طبیب سے رجوع کی اوسنے نسخہ تبرید لکھدیا اور کہا اسکو پلانا اور اگر کچھ نمک کم روغن کھلانا غرض معالجہ شروع ہوگیا چونکہ تپ لازمی تھی مادہ قریب قلب کے متعفن ہوگیا تھا اوسنے جلد مفارقت کی غذا کم ہوگئی

اور ضعف وانحطاط بڑھ گیا جورو نے خیال کیا کہ سبب بقای حیات غذا ہی جب وہی ترک ہوگئی
تو کون شکل زندگی ہی اور قلت غذا بوجہ نامرغوب کھانے کے ہے اگر زیادہ گھی ڈال کے کھچڑی
پکائی جائے تو وہ لذیذ ہوگی اور رغبت کی وجہ سے کھائی جائے گی یہ پیش خود تصور کرکے افراط
سے گھی کھلانے لگی اب روز بروز بخار بڑھنے لگا معالج نسخے بدلتے بدلتے عاری ہوا ازالۂ
مرض کیسا اضمحلال جسدی ترقی پر تھا اخلاط متضادہ کی کشمکش سے بنسبت اعتدال طبعی کا شیرازہ
بگڑ کر قوت جسمانی کے اجزا ابتر ہوگئے یا یان کار صاحب فراش ہوا حس و حرکت کی طاقت
نہ رہی طبیب نے پوچھا کہ بیمار کی غذا کیا ہوتی ہے اوسوقت جورو نے اپنی حکمت ظاہر کی طبیب نے
کہا باعث طوالت مرض کا معلوم ہوا اگر تمکو مداوا مجھسے کروانا منظور ہے تو جو میں کہوں اوسپر
عمل کرو اپنی رائے کو دخل نہ دو ورنہ مختار ہو میں دست کش ہوتا ہوں مجبوراً جیسا قرار پرہیز
آیا تو از سر نو طبیب نے دوا دارو شروع کی اور بموجب حکم حکیم کے پرہیزی بھی ہوئی شافی
مطلق نے صحت عطا کی۔

دانش ای شہزادے جورو خصم کی خصم نتھی بلکہ دوست تھی الا نادان تو اوسکی دوستی
بمنزلۂ عداوت و خصومت کے ہوگئی اور طبیب نادوست تھا اسکی دوستی کام آئی۔

صحبت ہفتم **دانش** انسان کوئی بات بے دلیل نہ کہے اول حجت قائم کرے پھر زبان
سے نکالے **دل** کیا سبب **دانش** اگر کوئی معترض ہوا تو گفتگو خارج از بحث نکریگا
اوسکو ثابت کر دیگا نہیں تو خجل ہوگا۔

نقل ہفتم **دانش** ایک شخص جہل مرکب میں گرفتار تھے سنی سنائی دو چار باتیں
یاد کر لی تھیں اس بھروسے پر اپنے تئیں بڑا صاحب علم و ذی استعداد سمجھکے اپنی علمیت
ہر جگہ ظاہر کرتے تھے **قطعہ** آنکس کہ بداند و بداند کہ بداند ٭ اسپ طلب از گنبد گردون
بجہاند ٭ آنکس کہ بداند و بداند کہ بداند ٭ او نیز خر لنگ بمنزل برساند ٭ آنکس کہ نداند
و بداند کہ بداند ٭ در جہل مرکب ابدالدہر بماند ٭ ایک جلسہ میں کہنے لگے کہ تین چیزوں کو

بغیر تین چیزون کے قیام نہین ایک طالب علم نے کہا فرمایئے وہ کون چیزین ہین ہم بھی
آپ کی بدولت انکو معلوم کرلیں کہا بقول سعدی علم بے بحث مال بے تجارت ملک بے سیاست
طالب علم نے امتحاناً کہا اسکا کیا سبب ہی تاوقتیکہ اسباب ذہن نشین نہون اس قول کو
ہم صحیح نہین کہہ سکتے یہ بولے ہم لوگون سے ایسا ہی سنتے ہین اسنے کہا بالفرض کوئی آپسے
کہے کہ سم الفار مین آب حیات کا اثر ہے تو آپ یقین لایئے گا اور اسکو کھایئے گا اب
یہ بھونچکے رہگئے قوت علمیہ ہوتی تو جواب دیتے ایک مرد ذی علم بھی وہان ہمنشین تھا اوسنے
جواب دیا سنیے صاحب اسکے اسباب یہ ہین کہ علم تحصیل کرکے چھوڑ دو بحث و تکرار نکرو
کہ باعث تازگی ہوتا ہے قوت حافظہ ضبط رکھے گی آخر نسیاً منسیاً ہوجائیگا دولت اگر
مثل قارون ہو اور سوداگری نہو کہ وہ شکل ترقی ہی تو مصارف لابدی سے خرچ ہوتے ہوتے
اختتام پاوے ہی گی اور سیاست یعنی اگر ظالم کو سزا اعمال مذموم کی نہوگی تو حاکم کا
خوف جاتا رہے گا کس و ناکس کو حوصلہ ظلم و تعدی کا ہوگا اور جور و ستم سے بربادی
مملکت کی ظاہر ہے شعر سعدی نیم شبے آہ زند پیرزال ٭ دولت صد سالہ کند پائمال ٭
سہ بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن ٭ اجابت از در حق بہر استقبال می آید ٭
معترض نے جواب باصواب پایا دوبارہ چون و چرا نہ کی۔

دانش اے شہزادے اگر قائل کو ماسکہ عقل و علم سے ہوتا تو کیون انفعال کھینچتا
اور خفت اوٹھاتا۔

صحبت ہشتم دانش عوام الناس کو گستاخ نکرنا چاہیے دل کیا سبب دانش
ہمکو وہ کہ گستاخ کرنے سے رعب اوٹھ جاتا ہی اور جب رعب نرہا تو بے شبہ عزت و
وقعت مین فرق آتا ہے۔

نقل ہشتم دانش ایک رئیس کی عادت تھی کہ ہر کس و ناکس سے ظرافت آمیز گفتگو
کرتے تھے چند روز لوگون نے اونکی ریاست اور امارت کا پاس کیا اونکی گفتگو سے

لاطائل کا جواب نہ پا آخر تاکے وچند کوئی متحمل ہوا ایک دن کا مذکور ہے کہ رئیس مراسے شکار جانب صحرا تشریف لے گئے جب صیاد زرین قبای فلک چار مین تیر شعاعی در دست مرغزار افلاک اخضر مین گذرا اوسوقت حدت اور تمازت آفتاب زیادہ ہوئی رئیس نے اپنی پشمینی عبا کہ شدت حرارت روز سے وبال دوش تھی خدمتگار کے کاندھے پر ڈالدی صاحبزادہ نے بھی کہ ہمراہ رکاب تھا اپنا لبادہ اوسی خادم کے اوپر ڈالدیا رئیس کو اوسوقت بموجب عادت خوش طبعی اور مذاق سوجھا کہا ابتو ایک گدہے کا بوجھ تجھپر ہو گیا خدمتگار نے جواب دیا کہ حضور ایک کا نہین بلکہ دو گدہون کا -

دانش ای شہزادے اگر رئیس بطالزمین کو گستاخ نکرتا تو کیون ایسا جواب دندان شکن پاتا -

صحبت نہم دانش جب تک کام روپیہ کے صرف سے نکلے تو روپیہ خرچ کر کے نکال لیکن آبرو کو ہاتھ سے نہ دے اور جان کو مہلکہ مین نڈالے دل کیون دانش جان و عزت دوبارہ حاصل نہین ہوتی اور روپیہ کسی شے ہے تدبیر و مشقت سے مل سکتا ہے -

نقل نہم دانش ایک سوداگر زادہ اپنے گہر سے آزردہ ہو کر تنہا نکل گیا غصہ کی شدت مین کسی کو ہمراہ نہ لیا صرف چند اشرفیان برائے زادراہ کمر مین باندھ لین ناواقفی کے باعث کہ بجز حضر کے سفر کا نام بھی نہ سنا تھا راہ بھول کے صحرا ئات سے دور پہونچا سامنے سے ایک ٹھگ نمود ہوا اوسنے دیکھا ایک نوجوان یکہ و تنہا ہتھیار کے نام سے سوئی تک پاس نہین نیز تنہائی کا بیم و ہراس نہ دشت ہولناک کا وسواس چلا آتا ہے اپنے دل مین بہت خوش ہوا کہ سونے کی چڑیا بے دانہ و دام ہاتھ آئی قریب آکر کہا صاحبزادے اگر زندگی درکار ہے تو جو کچھ تمہارے پاس ہے ہمارے حوالہ کر دو ورنہ تم اپنا راستہ لو سوداگر زادہ عقیل نے اپنے دل ہی کہا کہ ایک تو یہ ستمگار مسلح دوسرے جوان قوی ہیکل بدشمائل اگر مقابلہ کرتا ہون تو مفت جان جاتی ہے اور اگر غل و شور مچاتا ہون تو اس جنگل مین فریادرس کا بعدم خیر اسمین ہے کہ شر نکرو کل مایہ و بساط حوالہ کر دو روپیہ بہت مل جائیگا جان و عزت گئی ہوئی پہر نہ ملے گی غرض جو کچھ

اوسکے پاس تھا سب کا سب دیدیا اصلا عذر نکیا تقاضای کار دو مسافر ایک ٹیلے کی آڑ مین رفع حاجت بول و براز کرتے تھے انکی اس واقعہ پر پوشیدہ نظر تھی جب انھون نے دیکھا کہ یہ ظالم مفت ایک بیچارہ کا مال لیے جاتا ہی تو دونون باہم صلاح کرکے بدین قصد نمایان ہوئے کہ راہزن کو یہ متاع نہ لیجانے دو اس نوجوان کی حمایت کرو غرض مسافرون نے قریب آ انکے مال مغصوبہ جوان کا حرامی سے مانگا اوسنے دینے سے انکار کیا اب فیمابین رد و بدل ہونے لگی اوسیمین عرصہ ہوگیا شان خدا دیکھا چاہیے کہ ایک طرف سے چند ملازمان پولیس نے کہ کسی گانو مین کوئی سانحہ ہوگیا تھا اوسکی تحقیقات کو موقع پر جاتے تھے میان راہ یہ واقعہ بچشم دیکھا سبکو گرفتار کیا اور بعد تحقیقات کے چالان عدالت کردیا دربار انگریزی مین تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوتا ہی وہی دونون مسافر گواہ قرار دیے گئے سب حال من وعن ظاہر کیا سوداگرزادے کو گیا ہوا مال ملا اور قزاق کو حاکم عدالت نے موافق منشاء دفعہ ۳۹۲ سرقہ بالجبر تعزیرات ہند کے دس سال کی قید سخت کی سزا کی۔

دانش ای شہزادے سوداگرزادے نے مال کے دینے مین دریغ نکیا الا جان و آبرو کو بچانا فرض عین جانا خدا نے جان بھی بچائی اور متاع متنازعہ فیہ بھی مل گئی حرامی نے مال کی طمع مین جان ہلاکت مین ڈالی مال کا مال گیا اور سزا گھاتے مین پائی۔

نصیحت دہم دانش جو قوی سے لڑتا ہی وہ عدو اپنا ہے دل کیا سبب

دانش ضعیف مقابلہ زورآور کا نہ کرسکےگا لامحالہ رنجور ہوگا یا درگور ہوگا

مثال جیسے پشہ ضعیف الجثہ انسان کی خونخواری کو آتا ہے عاقبت کو اپنی جان گنواتا ہے

نقل دہم دانش افراسیاب والی توران ایرانیون سے عداوت رکھتا تھا ہمیشہ انپر فوج کشی کرتا چونکہ یہ امر تقدیر خداوند قدیر اس خطہ کے لوگون کو قوت و

جرأت ذاتی حاصل ہی بدام شکست کھاتا با این ہمہ ہر رزم مین لکھو کھا روپیہ صرف ہوتا تھا ہزار ہا آدمی کام آتے تھے صدہا پہلوان مارے جاتے تھے ہزیمت متکا شدہ اوٹھاتا لیکن باز نہ آتا پایان کار عہد کیخسرو مین شکست فاش ہوئی جیسا فردوسی نے شاہنامہ مین بالتفصیل لکھا ہے اس مختصر مین اسقدر گنجائش نہین کہ مصرح اور مفصل لکھون الا اجمالاً یہ کہ دار السلطنت چھوٹا عجمی قابض ہوے اب یہ نوبت ہوئی کہ جہان جاتا وہاںکا حاکم اپنے ملک مین بخوف خسرو روادار قیام نہوتا چندے اسطرح آوارہ دشت ادبار رہا انجام کار بنواح آذربائجان سے دستگیر ہوا کیخسرو نے خنجر ستم سے سر کٹوایا۔

دانش ای شہزادے شاہان ایران کو طاقت بوجہ شراکت و ماتحتی پہلوانان نامی مثل گیو و گودرز و فرامرز علی الخصوص رستم و زال بدرجہ کمال تھی یاد اوسکی فوج تاب مقاومت نہ لاسکتی تھی اگر ٹال جاتا طرح دیتا وقت کا منتظر رہتا تو کاہیکو یہ روز سیاہ پیش آتا یعنے سلطنت چھٹتی زندگی مین خلل پڑتا۔

نصیحت یازدہم دانش۔ اگر دشمن آشتی پیدا کرے تو اوسکی دوستی پر اعتماد نکرنا چاہیے وگرنہ وہ دوستی کے پیرایہ مین ایسی زک دیگا کہ خصومت ظاہری مین ممکن نہو دل کس حجت سے **دانش** غافل پر یوپرا وار ہوتا ہے اور ہوشیار سے مقابلہ دشوار ہوتا ہے

نقل یازدہم دانش سلم و تور پسران فریدون ایرج اپنے برادر خورد سے کینہ اس وجہ سے رکھتے تھے کہ باپ نے اوسکو اقلیم ایران زرریز و سرسبز عنایت کی ہمکو خاردار ملک توران دیا وہ چین کرتا ہے دن رات مصروف عیش و نشاط و سیر و شکار رہی ہمکو روز ہمسرون سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے ہر وقت جنگ و پیکار ہے باپ کو ہمسے زیادہ اسکی محبت ہی مگر اسکی قوت کے سبب کہ بڑے بڑے پہلوان قوی و جری اوسکے تابع فرمان تھے بر سر میدان مقابلہ کی تاب نہ رکھتے تھے آخر فریب کا جال بچھایا یعنی نامہ متضمن شوق

ملاقات مع تحفہاے گران بہا قاصد کے ہاتھ بھیجا فریدون او ر وہ بے قصور انکے مکر سے آگاہ نہ ہوے ایرج باتے چند توران کو روانہ ہوا جب قریب آیا تو اون مکارون نے حیلہ و زور مختار کیا یعنی اول تو استقبال کیا دعوت کی بکمال اعتنا پیش آئے بعدہ عداوت کی یعنی بقصد مع مالا یطاق اپنے بھائی قتل کیا مظلمہ خون ناحق گردن پر لیا حالانکہ ایرج کے نواسے منوچہر نے بعد مرورد ھور کے نانا کے خون کا انتقام لیا سلم و تور کو بھی قتل کیا لیکن اوسوقت تو ترو یج سے انکا مطلب حاصل ہوا۔

دانش ای شہزادے اگر سلم و تور علی الاعلان میدان داری کرتے تو اوس سے ہرگز عہدہ برآ نہوتے مگر دوستی کے لباس مین جو دشمنی کی تو کیسے کانٹا بھی چبھا اور مقصد آیا بحکم خدعہ

صحبت دو ازدہم دانش کمینہ سے وفا کی امید نہ رکھنا چاہیے **مثل** کسو جے

دانش جبکہ اصل اوسکی بد ہو وہ کبھی سختی مین شریک حال نہوگا زمانہ عیش و دولتمندی مین دوست بنجائے گا کل شئی یرجع الی اصلہ۔

نقل دو ازدہم دانش ایک نواب نے چند زنگی بچہ سوداگرون سے خرید کرکے پرورش کیے جب قریب جوانی پہنچے تو بلا قدر مہ عہد و عذا ئین ملنے لگین شیر گاو میش بعد ورزش کے اونکے لیے مقرر ہوا پوشاکین نفیس پہنے کو گھوڑے سواری کو بانک پٹہ لکڑی کشتی کل فنون سپہگری کے اوستاد تعلیم کے لیے نوکر رکھے گئے غرض انکو کھانے اور سونے کے سوا یا اوستاد سے کسب ہنر کے ورا کوئی کام نتھا دس بارہ برس کے عرصہ مین ایک ایک دیو یا ثر ندران و شیر غژان ہوا جو کوئی کہتا نواب صاحب آپ اسقدر جوان غلامون کی پرداخت کرتے ہین تو یہ مبنی کس امر پر ہے تو نواب صاحب فرماتے کہ جسوقت کوئی مشکل و مرحلہ میرے سامنے آئیگا اوسوقت یہ کام آئین گے ایک ایک چار چار پر فوق لیجائے گا گردن دشمن کی تہ تیغ کرین گے جان دینے مین مطلق نہ دریغ کرینگے کوئی بخیال انکے اقتدار کے جواب نہ دیتا درست کہہ کے چپکا ہو رہتا اور یہ تو

ظاہر ہے کہ زمانہ سابق مین سوداگر اونھین کے بچے خرید لاتے تھے جو کوہی صحرائی بدقوم تھے شریف کی کیا شامت طالع ہے جو اپنی اولاد بیچے گا المدعا جب غضب شاہی نواب موصوف پر نازل ہوا پہرہ چوکی دروازے پر بیٹھ گیا مال اسباب کی قرقی ہونے لگی اوسوقت اون زنگیون مین سے ایک کی بھی شکل نظر نہ آتی تھی ہرچند کہ خطر جان و باک ورزان نہ تھا مگر وہ کور نمک احسان فراموش دیوش ہو گئے لاخیر فی عبیدی —

دانش اے شہزادے اگر نواب کسی شریف کے ساتھ اتنا سلوک کرتے تو وہ پسینے پر لہو بہاتا تا زیست اطاعت سے سر نہ پھراتا اقتضائے نیک فطرتی ہرگز اوسکو رخصت نہ دیتا جاہ و جان نثاری سے مسلوک کرتا۔

نصیحت سیزدہم دانش دوسرے کی چیز سے دل لگانا نچاہیے دل کیا سبب

دانش چونکہ شئے مالوفہ ملک دوسرے کی ہے تو اختیار مین بھی اوسی کے ہوگی مالک جب چاہے گا تجھسے جدا کر دیگا تو مفت رنج سہے گا۔

نقل سیزدہم دانش کسی شخص نے لقمان حکیم سے پوچھا کہ جب مین تجھکو دیکھتا ہون شاد و بشاش پاتا ہون ورد نیامین شادی و غم توام ہین خواہ فقیر ہو خواہ شاد اس سے مستثنیٰ ہو ہی نہین ہو سکتا لقمان نے جواب دیا کہ جو چیز ملک مین دوسرے کی ہو اسکو مین اپنا مانوس نہین کرتا فقط جب نشان اسپر کار بند ہوا تو الم سے فراغ ظاہر ہوا اب بنظر تعمق دیکھو تو کوئی چیز اپنی نہین عالم و عالمیان مال و متاع عیال و اطفال حتی کہ اپنا جسم و جان تک کا مالک دوسرا ہی یعنی خالق دوسرا ہے جسکو جسوقت چاہتا ہے طلب کر لیتا ہے پس یہ سمجھکے جملہ اشیا اور تعلقات دنیوی سے دل برخاستہ ہوگیا پھر کیون رنج سامنے آئے گا۔

دانش ای شہزادے دنیا مین نہایت محبت عیال و اطفال یا اپنی جان و مال کی ہوتی ہے جب انھین کو مملوک غیر سمجھ کے الفت نہ کی تو پھر رنج سے آزادی روشن ہے

اگر لقمان علاقہ دارنا پائدار سے پاکشادہ ہوتا تو برنج و الم کیون ہمیش باقتادہ ہوتا ۔
صحبت چہاردہم دانش آدمی راست گوئی اپنا شعار کرے اور دروغ سے انکار
دل کیا وجہ **دانش** اوسکے ارتکاب مین عظیم نقصانات ہین قطع نظر اسکے یہ ادنیٰ
قباحت ہی کہ جب لوگ سمجھ لیتے ہین کہ فلان شخص جھوٹا ہے پھر وہ کوئی بات سچ بھی کہے تو
کوئی یقین نہین کرتا اوسکے کلام کو جھوٹ ہی سمجھتا ہی ۔
نقل چہاردہم دانش ایک شخص کاذب نوکری کی تلاش مین تھے الا اس صفت کا
آدمی چاہتے تھے کہ جو مین جھوٹ بولون اوسکی وہ تصدیق کرے ایک مرد ظریف نے قبول
کرکے نوکری کی لیکن یہ شرط بھی کرلی کہ بعد سال بھرکے دو بار جھوٹ مین بھی بولون گا
اوسکو خاوند نے منظور کیا اس خیال سے کہ دو مرتبہ کے کذب سے کچھ بڑا ہرج متصور نہین
سال بھر تک تو برابر میری جھوٹی گواہیان دیتا رہے گا غرض بعد منظوری شرائط طرفین نوکر
ہوا ایکدن میان اپنے یارون مین بیٹھکے کہنے لگے کہ کل جو مین شکار کھیلنے گیا تو عجب روداد
پیش آئی کہ عقل کام نہین کرتی ایک کبوتر بری ہوا اوڑا جاتا تھا مین نے اوسکو تیر لگایا
وہ زمین پر گرا جاکے جو مین اوٹھاتا ہون تو کباب بریان پایا طرفہ تر یہ ہی کہ کھایا تو نمکین تھا
سامعین بولے یہ امر سراسر لغو اور خلاف قیاس ہے انھون نے کہا میرے ملازم سے
پوچھ لو اسکے روبرو یہ واردہوا تھا اور وہ کباب اسنے بھی کھایا تھا وہ لوگ اسکی طرف
مخاطب ہوے نوکر بولا حضور صحیح فرماتے ہین حقیقت حال یہ ہی کہ کبوتر نے سنگریزے
کھائے تھے تیر فولادی جو اوسکے سنگدان پر پڑا اور لوہا پتھر سے لڑا آگ نکل کے اسکے
پرون مین لگ گئی زمین پر گرتے گرتے بھن گیا اور جس زمین پر گرا وہ زمین شور تھی
ملاحت کا سبب یہ ہی لوگون نے انکا کلام تو جھوٹ ہی جانا الا نوکر کا شعور پہچانا اسطرح
میان کے دروغ کو پایۂ صداقت پر پہونچایا کرتا تھا اس اثنا مین سال تمام ہوا آقا نے
نوکر سے کہا مدت ہوئی کچھ گھر کا حال نہین معلوم ہوا تم جاکر خبر لاؤ اور ہمارا مژدۂ خیریت

گھر والون کو پونہچا دو اسنے کہا بہت خوب جو مرضی حضور کی فرمانبردار کو کیا عذر ہی میان نے
کچھ نقد روپیہ کچھ از قسم تحائف ہمراہ کر گھر کو روانہ کیا یہ میان کے وطن مین پونہچ کے
خاموش دروازہ پر جا بیٹھا لوگ گھر سے نکلے بی بی خود ڈیوڑہی پر چلی آئین پوچھا کہو
میان کا مزاج اچھا ہے نوکر چپ ہو رہا جواب نہ دیا بی بی گھبرائین کہا کہہ تو کیا حال ہی
اسنے کہا کیا کہون زبان کو یارا بیان کا نہین جب تو بی بی نے کہا خدا کے واسطے
جو حال ہو جلد بیان کر دل اولٹا جاتا ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے میان زندہ تو ہین نوکر
بولا خاک زندہ ہین آج ساتوان دن ہے کہ درد گردہ اوٹھا اور کمبخت کا ہیکو تھا
پیام اجل تھا اسنے ایک دم کی مہلت نہ دی مین نے حتی الامکان دوڑ دھوپ بہت
کی مگر قضا ہی آن پونہچی تھی چار گھڑی کے عرصے مین مرغ روح قفس عنصری سے پرواز
کر گیا یہ سنتے ہی سب رونے پیٹنے لگے نوکر بولا صبر کیجیے خداوند سے چارہ نہین رونے
کے بدلے کلمہ اور درود پڑھو تا کہ اونکی روح کو ثواب پونہچا اب یہی اون کے حق مین
درستی ہے نالہ و فریاد سے فائدہ معلوم رونے دھونے سے میان پھر نہین آتے
بیت صائب اگر بگریہ میسر شدی وصال ۔ صد سال میتوان بہ تمنا گریستن
غرض جسنے اہل برادری سے یہ حادثہ جان گزا سنا وہ براے تعزیت دوڑا آیا تمام
کنبہ کے لوگ جمع ہو گئے رو پیٹ کر حسب دستور فاتحہ درود کیا نوکر وہان تا بعد تین
روز کے جب رسم سیوم سے فراغت حاصل کی نوکر نے کہا جلدی مین تھوڑا سا
نقد و جنس جب تحمل لیکے اطلاع کرنے تمہارے پاس دوڑا آیا اب جاتا ہون کہ
اشیاء ما بقی لا کے تمکو دون اگر مجھکو وہان پونہچنے مین دیر ہوگی تو کوئی محافظ و
حافظ نہین ہے سب اسباب تلف ہو جائیگا جب میان کے پاس پونہچا تو غمگین
صورت بنا کے بیٹھا میان نے کہا کہو کچھ خیریت ہی ہے اسنے کہا جی ہان خیریت ہی ہے
میان نے کہا کیسی تم نا بذیبانہ گول گول باتین کہتے ہو تمہاری اس طرح کی

تقریر سے میرا دم خفا ہوتا ہے نوکر بولا جلدی کیا ہے آیا ہون تو بیان ہی کرون گا آپ
پہلے کھانا تو کھا لیجیے پھر جو کچھ کیفیت ہے سن لیجیے گا اس گفتگو سے میان کو بدرجہ نہایت
پریشانی ہوئی کہا اللہ برائے خدا جلد ہی بیان کر ارے بھائی بال بچے تو خیریت سے
ہین یہ بولا آپ تو گھبرائے جاتے ہین مین تو عرض کر چکا آپ اول تھوڑا سا کھانا
تناول کر لین پھر سب حال سنیے گا آپ خیریت ہی سمجھیے میان نے کہا کیا خوب خیریت کا
سمجھنا کیا اختیاری امر ہے مین جب تک حقیقت بالتصریح نہ سن لون گا کھانا میرے
حلق ہی سے نہ اوترے گا آیا تیرے ہمارے اونٹ یا کتّے پر تو کوئی آفت نہین آئی نوکر
بولا مین چاہتا تھا آپ کھانا نوش کر لین تب مین بیان کرون مگر آپ نہین مانتے
تو سنیے کہ کتا مر گیا میان بولے تمھارا اسیاق کلام ہی ناطق اس امر کا تھا کہ ضرور کسی
آفت آسمانی کا ہوا ہے افسوس ایسا اصیل کتا اب مجکو نصیب نہوگا مفت ڈیڑھ سو
روپیہ ضائع ہوا خیر یہ تو کہو کیا بیمار ہوا تھا کہا اونٹ کی ہڈیان جو دروازے پر پڑی ہین
تھین ایک ہڈی مسلّم نگل گیا وہ گلے مین ایسی پھنسی کہ نہ باہر آسکی نہ پیٹ مین اوتری
آخر تڑپ تڑپ کے مر گیا میان نے کہا کیا اونٹ بھی مر گیا نوکر بولا حضور کہانتک مرتا
روز مرّہ کی اینٹ چونہ پتھر کہ آپ کی والدہ صاحبہ کی قبر و مقبرہ تعمیر ہوتا تھا رات
دن کے ڈھونے سے مر گیا میان بولے ہیہات کہ والدہ نے انتقال فرمایا اب کوئی
بزرگ سر پر نہ رہا مگر وہ ابھی تو ایسی ضعیف نہ تھین بہت جلد انکی قضا آئی نوکر بولا
پیر و مرشد وہ ہی ایسی صابرہ تھین کہ تین روز بھی زندہ رہین ورنہ بہو کا غم ایسا
نہین ہوتا کہ خواہش امن کو پھر چین ملے کیا معنی کہ خانہ آبادی تو بہو ہی کے دم سے
ہوتی ہے میان بولے کیا بی بی بھی رخصت ہوئین نوکر نے کہا کیا تعجب ہے صاحب سات
برس کا لڑکا کھیلتا مینا کی طرح باتین کرتا ہوا لمحہ بھر مین جسکی آنکھون کے سامنے سے
ادھر جائے پھر اوسکے حیات کی کون سبیل ہے میان نے کہا ہین لڑکے کو کیا ہوا

نوکر بولا کنگوا اور راتے مین کوٹھے سی سر کے بل ایسا گرا کہ سر شق ہوگیا بھیجا پھٹ گئے خون ناک سے نکلنے لگا معاً وصول اس صدمۂ جانفرسا کے دار فانی سے کوچ بسمت عالم جاودانی کیا انھون نے جو یہ حادثے پیاپے اور متواتر سنے اور نوکر نے اس نوع حرونکا سے گوش گذار کیے کہ فوراً اپنی نوکری سے استعفیٰ دے مال و متاع بال بچون کے نام پر خیرات کر دین ارادہ عازم وطن ہوے کہ زندگی مین تو کسی کی ملاقات تقدیر مین نہ تھی ایک مرتبہ سب کی قبرون پر فاتحہ پڑھ آون پھر کسی پہاڑ یا جنگل مین جا بیٹھون گا اللہ اللہ کیا کرونگا جب وطن پہونچے لوگون نے نہایت تعجب کیا کہ یہ تو مر گئے تھے دوبارہ کیونکر زندہ ہوے مگر کوئی ان سے پاس لحاظ کے سبب کچھ نہ سکتا تھا جب گھر کے اندر آئے تو جورو لڑکا مان انکی صورت دیکھکر بھاگے چونکہ بسبب غم و الم کے انکو کپڑے بدلنے کنگھی کرنے خط بنوانے کی نوبت نہ آئی تھی بلکہ اضطراب و بیقراری اور گریہ و زاری کی حالت مین اپنے تئین جو زمین پر دے دے مارا تھا تو چہرہ گرد آلودہ اور کپڑے پارہ پارہ تھے حقیقتاً بھوت معلوم ہوتے تھے مان نے کہا بیٹا پریت ہوگیا تھا کسی کو جھپٹ نجانے یہ بولے مین زندہ ہون بھوت نہین کسیکو یقین نہوا کہا زندگی کی جھوٹ بولنے کی عادت بعد مرگ بھی نہ گئی غرض بی بی اور لڑکیکو بلاتے تھے اور وہ انکے سایہ سے بھاگتے تھے جب غوغا بلند ہوا اہل محلہ کو خبر ہوئی ہمسایے اور پڑوسی جمع ہوگئے سب نے اونسے حال پوچھا انھون نے کلیۃً حال ابتدا سے انتہا تک کہہ سنایا اوسوقت سب کی تشفی ہوئی میان نے نوکر سے شکایت کی اوسنے کہا مین نے روز نخستین آپ سے شرط کر لی تھی۔

دانشمند ای شہزادے اگر وہ جھوٹ نہ بولتا تو نوکر اپنی دروغ گوئی سے کیون اوسکو رنج دیتا غایت الکلام یہ کہ مان جورو لڑکا کسی کو بوجہ عادت دروغ گوئی کے اوسکے کہنے کا کہ مین زندہ ہون اعتبار نہوا۔

صحبت پانزدہم دانش سختی مین استقلال ہاتھ سے نہ دینا چاہیے دل کیا سبب دانش جو کچھ روز ازل مقدر ہوا وہ شدنی ہے ضرور پیش آئیگا پھر تو اضطراب سے کیا فائدہ پائیگا بجز اسکے کہ لوگون کی آنکھ مین سبک ہو اور بدحواسی کے سبب کہ لازمۂ اضطراب ہی کام خراب ہو۔

نقل پانزدہم دانش عہد محمد شاہ مین نادر شاہ ایران نے جو ہندستان پر فوج کشی کی نواب میر منو نے لاہور مین اس سے مقابلہ کیا اور سد راہ ہوکر شاہ دہلی سے استمداد چاہی یہان عیش و عشرت نے ایسے غفلت کے پردے آنکھون پر ڈالے تھے کہ کسی نے مطلق خیال نہ کیا اسپر بھی چندے نواب مذکور نے اپنی قلیل سپاہ سے اتنے بڑے اولوالعزم بادشاہ کو روکا آگے قدم نہ بڑھانے دیا آخر فوج نواب کو تاب استقامت نہ رہی پاؤن اوکھڑ گئے الا نواب نے ایسا معرکۂ کارزار مین پاؤن جمایا کہ جنبش نہ کی پایان کار گرفتار ہوے جبکہ نادر کے روبرو پہونچے تب اوسنے کہا کہ اب تم ہمارے اختیار مین ہو کہو ہم تمہارے حق مین کیا کرین نواب نے کہا اگر ظالم ہو تو قتل کرو اور منصف ہو تو بخشش کرو مین نے کوئی خطا نہین کی جبکا نوکر تھا اوسکا حق نمک ادا کیا نادر نے کہا کہ جسطرح تم اسوقت ہمارے قابو مین ہو مین اگر تمہارے قبضہ مین آجاتا تو تم میرے ساتھ کیا کرتے نواب نے جواب دیا کہ اپنے بادشاہ کے سامنے لیجاتا اوسے اختیار تھا جو چاہتا وہ کرتا نادر سپاہی دوست اور خود بہادر تھا انکے دلیرانہ کلام سے بہت خوش ہوا اور اونکو خلعت دیا انھون نے وہ بھی نہ لیا اور کہا اگر میرے بادشاہ اور آپ سے صلح ہوتی تو مضائقہ نہ تھا حالت خصومت مین خلعت لینا مجکو نامردی ہے غرض نادر نے راضی ہوکر رہا کردیا۔

فائدہ اے شہزادے اگر نواب استقلال کو ہاتھ سے دیدیتے اور مضطرب ہوکر

خوشامد آمیز گفتگو کرتے تو نواب نادر شاہ کی نگاہ مین بالضرور ذلیل و حقیر ہوتے اور ہوتا وہی جو نوشتۂ تقدیر تھا۔

نصیحت شانزدہم دانش جو بات خود نہ جانتا ہو اوسمین استاد ہی نکرنا چاہیے

دل کیا باعث **دانش** جس کو جیسے یہ خود نابلد ہے اوسمین دوسرے کی رہبری اس سے کیونکر ممکن ہے اور اگر کریگا تو اوسکو بھی گمراہ کرے گا اور آپ بھی خفیف ہوگا۔

نقل شانزدہم دانش ایک مرد پیر کا ایک لڑکا تھا جب مرد فرتوت قریب ہلاکت پہونچا تو بیٹے سے کہا کہ اے جان پدر مین تجکو درک نہو اوسمین ہرگز دخل ندینا والا خفت کھینچیگا مین ضعیف دیرینہ سال ہوا اس عمر مین اکثر امور کا تجربہ ہو چکا ہے مشہور بات ہے کہ جو بزرگ کی نصیحت پر عمل نہین کرتا وہ بلا شک پشیمان ہوتا ہے غرض بوڑھا تو یہ کہکے راہی ملک بقا ہوا لڑکا اپنے علم پر نازان تھا اسکے گوش زد باپ کی پند کب ہوتی تھی لیس کمثلہ کا دم مارتا تھا اور یہ قول تھا کہ اگر انسان ایک علم رکھتا ہو تو ایسے علوم جو اوسکے علم سے مناسبت رکھتے ہون بغیر سیکھے سمجھ سکتا ہے ایک دن ایک وکیل قانون دان اسکے ہم جلسہ تھے اور لاف و گزاف سُن رہے تھے اول تو دیر تک اس یاوہ گوئی کے متحمل ہوئے جب یہ ہذیان نہ سُنا گیا تو بولے آپکا یہ زعم باطل ہے گو آدمی کو علم سے بڑی قوت حاصل ہوتی ہے مگر یہ ضرور نہین کہ ایک علم پڑھ کے ہمہ دان ہو جاوے اپنے کو مجمع العلوم ٹھہراوے اور اگر ایسا ہو تو لوگ کسواسطے کسب علوم مین اوقات ضائع کرے ایک علم پڑھ کے فارغ ہو جاتے اسنے جواب دیا امتحان کر لو مثلاً مین نے قانون شاہ انگلشیہ نہین دیکھا مگر اپنی قوت علمیہ سے جو مسئلہ تم بیان کرو مین حل کر سکتا ہون وکیل نے کہا کہ ادنیٰ سوال کرتا ہون فرمایئے وہ کون جرم ہے جسکے ارتکاب مین مجرم رہا ہو اور اقدام مین سزا پاب جب یہ سوال دور از عقل سُنا تو دیر تک گریبان فکر مین سر ڈالے بیٹھا رہا آخر جواب دہ ہو سکا اور اپنی غلط فہمی پر منفعل ہوا

وکیل نے کہا صاحبزادے وہ جرم خودکشی ہے ہر چند کہ قانون انتظام ملکی فی نفسہ کوئی علم نہین البتہ علم ظاہری کا ایک شعبہ اور فن تصور کرنا چاہیے پس جب آپ ایسی جگہ عاجز ہوگئے تو علم غیر مین دسترس معلوم۔

دانش ای شہزادے اگر وہ شخص بغیر معلومات دعوی استادی نکرتا اور اپنے جہان دیدہ باپ کی پند گوش دل سے سنتا تو کیون شرمندہ ہوتا۔

صحبت ہفدہم دانش دشمن حقیر کو کم زور جانکر مطمئن نہونا چاہیے **دل** علت کیا ہے **دانش** نیرنگیان زمانہ کی ظاہر ہین آن واحد مین حالات کائنات ایک صورت سے دوسری شکل پر ہوجاتے ہین وہی دشمن کہ آج ضعیف و زار اور اپنے اختیار مین ہے دوسرے روز گردش فلکی اور انقلاب دہری سے ایسی طاقت پیدا کرتا ہے کہ اسکو یعنے جسکے قابو مین خود تھا اپنے قبضہ مین کر لیتا ہے۔

نقل ہفدہم دانش جب رستم نے اسفندیار کو ہدف خدنگ اجل بنایا تو نزع کی حالت مین بدم بازپسین اسفندیار نے رستم کو وصیت کی کہا میرے باپ نے مجھکو طمع سلطنت دیکے تجھسے لڑوایا مجھکو خاک مین ملایا صرف اسلیے کہ بادشاہی اپنے قبضۂ قدرت سے نجائے لہذا یقین ہے کہ میرے بیٹے بہمن کو بھی سلطنت سے محروم رکھیگا بلکہ عجب نہین کہ اسکو بھی کسی تدبیر سے قتل کروا ڈالے اسواسطے بہمن کو مین تیرے سپرد کرتا ہون جب یہ بالغ ہو تو بزور شمشیر میرے باپ سے اسکو تخت و تاج دلوانا بادشاہ بنانا رستم نے قبول کرکے بموجب وصیت کے عمل کیا گو کہ زال نے کہا یہ آستین کا سانپ ہے اس سے امید نیکی و رفاہ نرکھو جسوقت جوان ہوکے قوت پکڑیگا ضرور اپنے باپ کے خون کی تلافی کریگا **سعدی** دانی کہ چہ گفت زال با رستم گرد دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد دیدیم بسی کہ آب سرچشمۂ خرد چون بیشتر آمد شتر و بار ببرد آتش نشاندن و اخگر گذاشتن افعی کشتن و بچہ اش را نگاہداشتن کار خردمندان نیست الا رستم نے نہ مانا آخر کار وہی پیش آیا یعنی جب

بہمن جوان ہوا اور رستم کی تعلیم و تادیب سے علم و فضل حاصل کیا تو جنگ و مصاف کی
نوبت بھی نہ آئی گشتاسپ بہمن کے دادا نے بہمن کو طلب کر کے مالک سریر و دیہیم کیا
اور آپ گوشہ مین عبادت معبود کے لیے منزوی ہوا جب تک رستم زندہ رہا تب تک
بہمن کو موقع نہ ملا جب رستم بھائی کے دعوت کے فریب سے لقمہ دہن گور ہوا تب
بہمن نے رستم کے عیال و اطفال کو لڑکے قتل کیا اپنے باپ کا بدلہ لیا۔

دانش ای شہزادے اگر تہمتن بعد قتل اسفندیار کے بہمن کو بھی قتل کرتا تو
کچھ مشکل امر نتھا مگر اوسے کمزور جانا بزرگون کا کہنا نہ مانا اسکا یہ ثمرہ ملا کہ تمام گھر کا گھر
صاف ہوا جملہ لواحق اور رزیات مارے گئے ایسا مصاف ہوا۔

صحبت ہیجدہم دانش غصہ کے حال مین سمجھ کے بات کہنا چاہیے **دل**
کسو جہ سے **دانش** غلبہ غضب مین عقل زائل ہو جاتی ہے جو بات ناگفتنی ہے
وہ بھی زبان سے نکل جاتی ہے آخر پچھتانا پڑتا ہے۔

نقل ہیجدہم دانش ایک درویش کی صدا تھی کہ تیر از شست جستہ و سخن
گفتہ و شباب رفتہ پھر نہین آتا افسوس ہیجاتا ہے پوچھا کہ کیا واقعہ تمہارے سامنے
آیا جو تمنے اپنی یہ صدا مقرر کی درویش نے کہا صاحبو میری اہلیہ نہایت حسین
اور صاحب عصمت تھی افلاس و عسرت کا برا ہو اتفاقاً ایک روز گھر مین کھانا
نہ تھا مین نے ہر چند دوادوش اور تدبیرین کین لیکن کچھ دستیاب نہوا جب گھر
مین آیا تو اوسنے کہا اسوقت تو ہمسایہ سے قرض و ام لیکر مین نے روٹی پکا رکھی ہے
وہ کہا لو اگر نان شبینہ کے واسطے کچھ تجویز نکرو گے تو فاقہ ہو گا مین جلا بھنا باہر
تو آیا ہی تھا کہا کہ تیری نصیحت پر کیا منحصر ہے مین تو سر کھپی کر کے لاتا ہی ہون اور
لاؤن گا تو کیا کمائی کرلاوے گی یا خدا گھر بیٹھے بغیر مشقت دیدیگا جب دن بھر یان
کرون کا مشقت سے نوبت بہ ہلاکت پونہچے گی تب شام کو روکھی سوکھی میسر ہوگی

اوسنے کہا یہ سچ ہے کہ محنت ہی سے ملتا ہے دنیا عالم اسباب ہے پر بلا سبب کے مسبب الاسباب
دنیا دارونکو نہین دیتا لیکن یہ بھی اوسکی مہربانی سے خالی نہین کسی نے کہ وہ دانا اگر
اندھا معذور کر دے تو کون ریاضت مشقت کرے اور تو مجھکو کمائی کا طعنہ ناحق دیتا ہے اگر
تیری غیرت قبول کرے تو میری کمائی کھا مین تو مغلوب الغضب اور دیوانہ وار ہو رہا تھا
جورو کا کلام نمک بر جراحت ہوا دشنام دینے لگا وہ بولی ایسا مزاج تیرا سابق مین تو نہ تھا
نہین تو میرا نباہ ہوتا اب نیا طور پیدا کیا ہے آج گالیان دین کل جوتیان مارے گا
مین تیرے گھر مین نہ رہونگی اوسوقت تجکو مطلق پس و پیش نہوا بلا تامل کہہ بیٹھا کہ تو
کہان رہے گی مین ہی نے تجکو مطلق العنان کیا یعنی طلاق دی کہتے تو کہہ بیٹھا مگر
اِس کلمہ کے زبان سے نکلتے ہی غصہ کا جن جو سر پر چڑھا تھا اوتر گیا ہوش سا آ گیا کہ
مفت جورو مطیع فرمان شکیل بے نظیر و عدیل باعفت ہاتھ سے جاتی رہی پچھتایا کیا
ہوتا تھا آخر الامر اسی ملال و غیرت سے دنیا ترک کر کے فقیری اختیار کی صاحب سخن
مثل تیر کے ہے کہ جب کمان دہن سے نکل گیا تو پھر بغیر نشانے کے پہنچے درمیان سے
واپس آنا محال ہے علیٰ ہذا القیاس جدائی کہ وہ بھی نہین معاودت کرتی اسواسطے
ہمیشہ اوسکے افسوس کرتا ہون۔

دانش ای شہزادے اگر غصہ کے عالم مین درویش سوچ سمجھکے بات کہتا تو
کیون بی بی پاکدامن چھٹتی خانہ ویرانی ہوتی اور ناشکر خدا کی رزاقی کا ہوتا اور تمام
عمر مبتلای ہم و غم رہتا **بیت** آنچه دانا کند کند نادان ۔ لیک بعد از خرابی بسیار

صحبت نوزدہم **دانش** خرچ بہ اندازہ دخل رکھنا چاہیے نہ اسقدر فضول خرچی
اور رکھتا جون پر رحم کرے کہ خود واجب الرحم ہو جاوے اور نہ اسقدر بخل و امساک
کرے کہ قارون کا یادگار کہلائے **دل** کیا سبب **دانش** اعتدال ہر شے کا بہتر
ہوتا ہے افراط و تفریط مین آدمی انجام کو بدنام اور انگشت نما ہو جاتا ہے۔

نقل نوزدہم دانش تاج الدین حسین خان کنبوہ کو شاہ اودھ نے کہ میاں شاہ اور صاحب رزیڈنٹ بہادر لکھنؤ کے منصب سفارت پر ممتاز تھے برطرف کیا تو صاحب ممدوح نے انکی دیانت اور متانت سے نہایت راضی اور خوش تھے ایک چٹھی درباب سفارش نوکری کسی اور صاحب کے نام لکھدی انھون نے وہ چٹھی مکتوب الیہ کو پہنچائی صاحب مکتوب الیہ نے چٹھی پڑھکر خان مذکور کا جاہ وحشم ہاتھی گھوڑے ملازم متعدد دیکھکر تو فرمایا کہ تمہارے لایق نوکری ہمارے حصار اختیار مین نہین اور جس حیثیت کی نوکری ہے وہ تم منظور نکروگے تنخواہ قلیل ہو وہ مکتفی تمہارے مصارف لابدی کے نہوگی خان مزبور نے جواب دیا کہ آپ میرے خرچ پر خیال نفرماوین جو کچھ میرے واسطے تجویز ہوگا وہ مین قبول کرلونگا صاحب نے ایک ملازمت قلیل المشاہرہ پر انکو مقرر کیا یہ اوسکو قبول کرکے کام انجام دینے لگے اور ہاتھی گھوڑے اور لوازمات امارت جدا کرکے خرچ لایق آمد رکھ لیا صاحب کو انکی یہ دانائی کی حرکت بہت پسند آئی اور جلد ترقی عہدہ کی۔

دانش ای شہزادے اگر خان مسطور اپنا خرچ کم نکرتے تو وہ قلیل بلکہ اقل معاش اون لوازم کو کافی نہوتی آخر قرضدار ہوکے ذلت اوٹھاتے۔

صحبت بستم دانش بدون پر رحم کرنا ایسا ہے جیسے نیکون کے ساتھ بدی کی بقول سعدی **بیت** نکوئی بابدان کردن چنانست ٭ کہ بد کردن بجای نیک مردان +

دل کیا سبب دانش جو کہ خلقت اور سرشت مین اسکے بدی مخمر ہے ہرگز نیکی اوس سے وقوع مین نہ آوے گی **مصرع** اصل بد از خطا خطا نکند ٭ مثلاً کمینہ کو از راہ ترحم پڑھاؤ تربیت کرو تاکہ علم کی بدولت روٹی کما کھائے دو آنہ روز کی مزدوری سے نجات پائے بنظر تعمق دیکھو تو یہ رحم شرفا کی نسبت صریح ظلم ہوجائے گا جیسا کہ سعدی علیہ الرحمۃ نے قزاقون کی حکایت گلستان مین لکھی ہو کہ وزیر نے بادشاہ سے

سفارش کرکے چور کے لڑکے کی جان بخشی کروائی بالعوض اسکے اوسنے وزیر کو قتل کیا بجگہ تکرار اس نقل کی مناسب نہ تھی مجمل طریق پر اکتفا کی ۔

نقل بستم دانش عالمگیر اورنگ زیب کے عصر سلطنت مین رذیل کو تحصیل علم کا حکم نہ تھا بخلاف شریف کے کہ حصول علم کے مختار تھے جبکہ عالمگیر نے دکن پر فوج کشی کی اور وہان کا عرصہ دراز تک لڑا اور یہان خزانۂ شاہی مین روپیہ کی کمی ہوئی بادشاہ کو ایک تیلی نے حسب ضرورت کئی کروڑ روپیہ قرض دیا جب شاہ فتحیاب ہوا تو تیلی کو طلب کرکے اوس کے روپیہ کا حساب کرکے تعداد ادا کیا اسنے عرض کی کہ فدوی کی ایک درخواست ہے اگر قرون باجابت ہو تو عرض کرون شاہ نے کہا بیان کر اسنے عرض کی اگر خانہ زاد کو اجازت تحصیل علم کی ہوجاوے تو جسقدر روپیہ فدوی نے قرض دیا ہے وہ سب نذر کرون عالمگیر نے باوجود اس جزرسی و کفایت شعاری کے کہ فضول ایک خرمہرہ تک صرف ہونے پاتا تھا قبول نہ کیا جو امیر و وزیر اوسوقت حاضر تھے اونھون نے التماس کی کہ ادنی امر کے واسطے حضور زر خطیر کا نقصان گوارہ کرتے ہین یہ امر قرین مصلحت نہین شاہ نے معترضین سے کہا کہ اچھا اس بات کا جواب ہم سمجھکے دینگے اوسوقت یہ بات رفت و گذشت ہوگئی چونکہ ملک دکن تازہ تازہ ہاتھ آیا تھا سب ملازمین منتظر تھے کہ ہمارے منصبون اور ہماری اولاد کا تقرر معزز و ممتاز عہدون پر ہوگا حاصل کلام عالمگیر کو جن لوگون نے صلاح اجازت تعلیم تیلی کے لڑکے کی نسبت دی تھی انکی اولاد کے واسطے اسنے ذلیل ذلیل عہدے تجویز کیے مثلاً وزیر کے لڑکے کو داروغگی باورچی خانہ کی امیر الامرا کے لڑکے کو مشرفی فراش خانہ کی تب تو سب نے خستہ خاطر ہوکے عرض کی کہ ہمنے اسی امید پر سرفروشی و خیر خواہیان کین ہین کہ ہمارے اور ہماری اولاد کی عزت اور ترقی معاش ہو یہ قضیہ منعکس ظاہر و باہر ہوا عالمگیر نے کہا کہ جس صورت مین پاجیون کے لڑکے اکتساب علم کرینگے تو بے شبہہ تمھاری اولاد کو

قبذل عہدے نصیب ہونگے تمکو اونپر شرافت اور فہما مین امتیاز علم کی وجہ سے ہے جب انھون نے بھی علم حاصل کیا تو تم مین اور اون مین یون تفاوت کس بات کا رہاسب نے معقول ہو کے عرض کی کہ جہان پناہ کی راے بر سر صواب ہے ہماری فہم سے یہ فائدہ بدرجہا دور و مستور تھا خطا ہمسے ہے کہ رد یہ دیا الاشے محتاج الیہ کا تیلی کو مجاز و مامور نہ کیا۔

دانش ای شہزادے جبکہ عالمگیر نصائح حکما پر کاربند تھا تب تو شرفا دربار رہے تھے اور ارذلین کے سبب سے انتظام ملکی و مالی درست رہتا تھا جب سلاطین لہو و لعب اور عیش و نشاط مین پھنسے دستور العمل اسلاف کا ترک ہوا سفلے دربار مین پونہچے زمانہ شریف گردی کا آیا نظر ترحم بنسبت اجلاف باعث دریوزہ گری اشراف ہوئی۔

صحبت بست و یکم دانش کسی کا کلام قطع کرنا اور قول قائل مین دخیل ہونا نچاہیے دل کسوجہ سے کہ دانش تاوقتیکہ جملہ تمام ہوگا سامع مغز سخن کو نہ پونہچیگا اور مطلب قاری کا ادا نہوگا۔

نقل بست و یکم دانش ایک شخص کو سفر درپیش ہوا وقت روانگی اوسنے اپنے ایک آشنا سے کہا کہ ہماری بھینس امانتاً ایک مہینہ اپنے پاس رکھو جسوقت ہم مراجعت بخانہ کرینگے اوسوقت تم سے لینگے انھون نے کہا مین نرکھونگا شاید مر جاے تو مفت تاوان دینا پڑیگا عازم سفر نے کہا کہ قضا و قدر مین انسان کا چارہ نہین مر جاے تو بلا سے اگر میرے سامنے موت اوسکی آجائے تو مین کیا روک سکتا ہون غرض یہ انکار کرتے رہے وہ انکو تفویض ہی کرگیا اور اوسکی خوراک کا روپیہ بھی حساب کرکے دیگیا اقتضارا بعد روانگی مالک دس ہی پندرہ دن مین بھینس کہ چرنے جایا کرتی تھی جنگل مین مرگئی جب مالک سفر سے واپس آیا تو اوسنے بھینس طلب کی امانت دار نے کہا وہ تو مرگئی اوسنے کہا کوئی گواہ ہے اوسنے جواب دیا کہ دشت و در کوہ و بر مین کون

دیکھنے جاتا ہی مالک ہوا کہ تم مقرر فروخت کر کے خورد برد کر گئے ہین تمسے بھینس کی قیمت کے لونگا عدالت سے چارہ جوئی کرونگا او حسب دفعہ خیانت مجرمانہ ۴۰۶ تعزیرات ہند کے استغاثہ عدالت مجاز سے کیا اب یہ بخت گھبرایا اور بجای خود سوچا کہ مین تو لیاقت جوابدہی رکھتا ہی نہین کسی شخص لئیق کو وکیل کرنا چاہیے قصہ مختصر ایک وکیل سے سب حال صاف صاف بے کم و کاست بیان کیا اسنے کہا گو بیان تمہارا سچا ہے الا بغیر گواہ معائنہ کے عدالت مین تم جھوٹے قرار دیے جاؤگے بے شبہ سزا پاؤگے چار گواہ کچھ دے دلا کے بنالو اونکو تعلیم کر دینا کہ عندالاستفسار کہدین کہ فلان تاریخ فلان روز فلان وقت فلان مقام پر بھینس ہمارے سامنے مرگئی اور مرتے وقت فلان جانب بھینس کا رُخ تھا یہ ایسے بیوقوف اور جلد باز کہ ہنوز جملہ ناتمام تھا بھڑک کے اوٹھے اور چار شاہد ٹھہرا کر کل مدارج تفہیم کر دیے لیکن رخ و پشت کا مضمون خود ان ہی کی سماعت سے رہگیا تھا گواہون کی تعلیم سے بھی رہ گیا جب حاکم کے روبرو اظہار ہوے تو سب شہادت گواہان مدعا علیہ کے موافق ہوئی الا رخ و پشت کے سوال پر اختلاف واقع ہوا کسی نے مغرب کسی نے مشرق کسی نے جنوب کسی نے شمال بیان کیا جب وکیل مدعا علیہ کی نوبت آئی تو اوسنے دل مین کہا کہ موکل حماقت زدہ نے تو الٹی کی مگر کچھ بات اس جگہ بنانا چاہیے ورنہ یہ بے گناہ اپنی حماقت سے ماخوذ ہوگا دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز یہ سوچ کر کہا وقت سکرات و نزع روح انسان ہو یا حیوان اضطراب تو لاحق ہوتا ہی ہے جانکنی کے حال مین جب بھینس تڑپتی تھی تو اوسکا سنگاہ سوی مشرق گاہ جانب مغرب گاہ طرف جنوب کبھی سمت شمال ہو جاتا تھا دفعتاً فدفعتاً بلکہ آناً فاناً تغیر و تبدل اوسکے اوضاع و اطوار مین آتا تھا اوسوقت کوئی وضع مخصوص اوسکی نہ تھی جو بیان کیجائے غرض وکیل نے اپنی دانائی سے بگڑے گواہون کو بنایا اور ہارا مقدمہ جتایا۔

دانش ای شہزادے اگر وکیل ایسا عقیل نہوتا تو موکل پورا کلام نہ سننے کی بدولت مقدمہ ہار ہی چکا تھا مگر چونکہ سمجھا تھا خدا نے بطفیل وکیل بگڑی ہی بات کو بنایا۔

صحبت بست و دوم دانش بد مزاجی بہت بُری بات ہی جہان بد خو جائے وہان ایک دشمن ساتھ ہی **دل** کیا سبب **دانش** بد خو بموجب عادت کے ہر کسی سے کلام درشت کرتا ہی مخاطب کو گوارہ نہین ہوتا وہین خصومت وعناد پیدا ہو جاتا ہے **مثال** جیسے مار وعقرب کہ خوگر کاٹ کھانے اور عادی نیش زنی کے ہین پس جس جگہ یہ موجود ہو کر آدمی انکے قتل کو موجود ہوتے ہیں

نقل بست و دوم **دانش** ایک بادشاہ بد خو علی الصباح بارادہ صید افگنی ونخچیر زنی گھر سے چلا جو ہین دروازہ کے باہر قدم رکھا کہ سامنے سے ایک کانا آدمی دکھائی دیا بادشاہ نے شگون بد سمجھ کے اسکی خوب زد وکوب کی اور کہا آج شکار نہ ملا تو تجکو قتل کرون گا اتفاقًا اوسدن شکار امید سے زیادہ دستیاب ہوا جب شکار گاہ سے پھر آیا تو اوس شخص کو بلا کے معذرت خواہ ہوا اسنے کہا خطا معاف ہو تو ایک عرض کرون بادشاہ نے کہا کہ اسنے کہا میرا منہ ایسا سعد ہے کہ اوسکے دیکھنے سے تجکو خاطر خواہ شکار ملا اور تیرا چہرہ ایسا نحس ہے کہ اوسکے مشاہدہ سے مجکو پیہم وقت مار پڑی **دانش** ای شہزادے اگر شاہ زشت خوئی نکرتا یعنی اسکو بیوجہ نہ مارتا تو کیون ایسا کلمہ سخت سنتا۔

صحبت بست و سوم **دانش** غرور وخود پسندی بری شے ہے **دل** کیا سبب **دانش** کل بنی نوع انسان آدم اور حوا یعنی ایک باپ ور ایک مان سے پیدا ہوے اور وقت موعود پر بھجوائی آیہ کریمہ اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون کے بازگشت سبکی سمت ملک عدم ہے نہ بادشاہ کو تاب تاخیر نہ گدا کو مجال تعجیل ہے پس ثابت ہوا کہ آغاز وانجام سب کا واحد ہے حالات دنیائی بے اعتبار ہین

پھر عالم کون و فساد مین اپنے تئین افضل اور دوسرے کو کمتر سمجھنا کیا معنی اور جو کوئی ایسا سمجھتا ہے وہ ذلت اوٹھاتا ہے اور بار ادبیر آتا ہے۔

نقل بست و سوم دانش جمشید ایسا بڑا بادشاہ گذرا کہ جسکے جشن کی آجتک لوگ فخریہ سند لیتے ہین بزم کی مثال دیتے ہین حالانکہ گیارہ سو برس برابر اسکی سلطنت کی آئین شناسی سو برس تو یہ قوت و عروج رہا کہ ایک متنفس بھی اسکی فوج و رعایا سے نہ بیمار ہوا اور نہ گور کے در کنار ہوا اور چار سو سال ضعف و ضعیفی کے ساتھہ آخر کبر و نخوت کا اسکے دماغ پر فتور میں جوش ہوا عبدیت بھول کے معبودیت کا دعوی کیا اس مرتبہ خود فراموش ہوا اپنے شکل کے بت تراشوا کے اپنے مطیعون کے پاس بھیجے جسنے سجدہ کیا اوسکو سرفراز کیا سردار کیا اور جسنے صنم پرستی نہ کی اوسکو سزاوار کیا انجام کو ارا کین سلطنت اسکے عجیب دیندار کے سبب منحرف ہوگئے قادر لایزال نے ضحاک کو کہ جمشید کے مقابلہ مین کچھہ وقعت نہ رکھتا تھا ادنی آدمی تھا اسپر غالب اور اسکے ملک پر مسلط کیا حضرت داور حقیقی کو ما و من و سرے کا پسند نہین چنانچہ نمرود جب حیز بندگی سے گذر کر دعوی دم الوہیت کا مارنے لگا تب پشہ لنگ نے اسکے دماغ مین مقام کیا چندے عذاب الیم مین مبتلا رہا یعنی جب سر جنگ ور دھولین سر پر پڑتی تھین تب راحت ملتی تھی پایان کار کام تمام کیا خلاصہ داستان کا یہ ہے کہ خاقان چین کے ایلچی نے جم کو کسی صحرا مین کہ خوف ضحاک سے چھپتا پھرتا تھا دستگیر ضحاک کے حوالہ کیا اسنے تختہ چوبین مین باندھہ کر آرے سے چیر ڈالا۔

دانش اے شہزادے اگر جمشید مغرور نہوتا تو کیون مخلوق برگشتہ ہو جاتی اور اس سختی کے ساتھہ جان جاتی۔

صحبت بست و چہارم دانش حق کسی کا تلف کرنا خوب نہین دل کسی کا ستانا خوب نہین **دانش** درحالیکہ ذبح ایک چیز کا دوسرا ہے اور ساوسکی آب بالک

بن بیٹھو تو بے اعتبار ہو جاؤ گے غاصب کہلاؤ گے مثال ایک کتو بہی کو دیکھو کر حق پرورش بچون کا انکے ذمہ ہی باوجود حیوانیت کے اوسکا ادا کرنا ایسا جائز سمجھتے ہین کہ جا بجا سے دانہ کہلا آتے ہین ونا اپنے پیٹ سے نکال کر بچونکو بہراتے ہین چہ جائیکہ ذوی العقول ۔

نقل بست و چہارم دانش علاء الدین خلجی نے ایک خواجہ سرا ملک کافور نامی کو نہایت معزز کرکے رطب و یابس کا اختیار دیدیا تھا جبکہ شاہ نے کوس خلعت بجایا یعنی دنیا سے کوچ کیا تو اوسنے چاہا کہ مین خود بادشاہ بن بیٹھون اور اسی قصد سے علاء الدین کے دو لڑکون کی آنکھین نکلوالین اور تیسرے بیٹے مبارک خان کے بھی قتل کا ارادہ کیا فوج شاہی نے اوسکے اس عزم سے قبل از وقوع مطلع ہو کر اسکو ہلاک کیا پھر ایک کیا وہ حق حقدار کو پہنچایا یعنے مبارک خان کو بادشاہ بنایا ۔

دانش ای شہزادے کہ کردہ کہ نیافت جسنے جیسا کیا ویسا ثمرہ پایا حقدار کو ملا وہ مطعون خلائق مردود جہان ہوا ۔

صحبت بست و پنجم دانش اپنی زبان سے اپنی صفت بیان کرنا نچاہیے دل کیا وجہ **دانش** اگر حقیقتاً کوئی جوہر انسان مین ہوتا ہے تو وہ خود ہی ظاہر ہو جاتا ہی اپنی زبان سے اپنی ثنا کرنا حماقت کا مقتضا ہے مثل مشہور ہے کہ اپنی زبان سے میان مٹھو مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید ۔

نقل بست و پنجم دانش چنگیز خان کہ ظلم مین ضرب المثل تھا بلکہ ظلم ہی کے سبب ہلاکو اوسکا لقب ہوا اتفاقاً ایک روز اسکا گذر ایک درویش کامل کے روبرو سے ہوا اس خواستگاری تعظیم کی درویش نے اوسکی عظمت کی مطلق پروانہ کی اپنی جگہ سے متحرک نہوا اوسوقت ہلاکو کو غصہ آیا اور از راہ غرور کے اپنا ثنا خوان ہوا کہنے لگا تو نے مجکو نہین پہچانا کہ مین کون ہون اور کتنا بڑا بادشاہ ہون درویش نے کہا مین تجسے نہایت معرفت رکھتا ہون بلکہ مین جتنا تیری ماہیت اور کیفیت سی آگاہ ہون اوتنا تو نے بھی ابھی تک اپنے کو نہین پہچانا اوسنے کہا مین کون ہون

درویش نے جواب دیا کہ ہیولا تیرا ایسی ناپاک چیز سے بنا ہی کہ جسکے لگنے سے آدمی پر غسل واجب ہوتا ہی بعدہ نو مہینے تک رحم مادر میں خون حیض نے غذا ہوکے تجکو نشو و نما بخشی ور اسکے دو نجس مقاموں سے تیرا خروج ہوا ابتدا تیری یہ ہی اور انتہا کو مظلمہ خون بیگناہان سے ہمیشہ عذاب و عقاب دوزخ میں گرفتار رہیگا اس گفتگو سے چنگیز خان ایسا نادم و شرمندہ ہوا کہ کچھ جواب نہ بنا اور باوصف اس ظلم و بدعت جبلی کے فقیر کے در پی آزار نہوا۔

دانش اے شہزادے اپنی زبان سے اپنی صفت کرنے کے طفیل فقیر کی سخت کلامی کا ایسا جابر و ظالم بادشاہ متحمل ہوا سو اسواسطے کہ کلام حق میں گفتگو کی گنجائش ہی نہیں ہوتی اگر کہتا بھی تو کیا کہتا۔

صحبت بست و ششم دانش آدمی کو کم گوئی لازم ہی کیونکہ اللہ تعالی نے انسان کو دو کان اور ایک زبان دی ہی تو اسمیں یہی اشارہ مضمر ہی کہ جب دو باتیں سن لے تب ایک بات کہے بلکہ انسب یہ ہی کہ خموشی اپنا شیوہ کرے **دل کیا سبب دانش** سات خوبیاں ہیں زینت بغیر لباس ہیبت بغیر سلطنت عبادت بغیر محنت حصار بغیر دیوار بے نیازی بغیر عذر فراغ از کرام کاتبین پوشیدگی عیوب **بیت** بطبعم ہیچ مضمون بہ ز لب بستن نمی آید ٭ خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید ٭

نقل بست و ششم دانش شیخ محمد علی حزین گیلانی ایک مرد ذیعلم اور شاعر نازک طبع اور وقائع مزاج تھا جبکہ ہند میں وارد ہوا تو بنارس میں آکر سکونت گزین ہوا تو اوسکا قاعدہ تھا کہ پاؤں پھیلا کے بیٹھا رہتا ایکدن ایک شخص باین ہیئت کہ ریش شرعی یکمشت و دو انگشت چہرہ پر عمامہ سفید سر پر قمیص طویل بر میں بنہایت تحیم و تشخیم تشریف لائے چونکہ فربہ آدمی خواہ مخواہ شریف سمجھا جاتا ہی شیخ نے اوسکی وضع ملاحظہ کر تعظیم خیال کیا اور اپنے پاؤں کو کھینچ لیا اور کہا اسم شریف اس مرد جاہل نے یوسف جیلانی نے کہا بابا اگر تو یوسف ہستی من چرا پای خود دیسوے خود کشم اور پاؤں بدستور دراز کردے غرض

ایک کلمہ خطا نے اوسکا نقص جہالت ظاہر کر دیا۔

دانش ای شہزادے اگر گفتگو کی نوبت نہ آتی تو اوسکا سقم لاعلمی مخفی رہتا اور نگاہ مین شاعر کی ذلیل و بے وقعت نہوتا وہ وقار جو بادی النظر مین ذہن نشین ہوا ہاتھ سے نہ جاتا۔

صحبت بست و ہفتم دانش بزرگون کے کلام پر اعتراض نہ کرنا چاہیے دل

کیا سبب دانش بزرگون کے کلام مین کوئی نکتہ سودمند بالیقین منتخب ہوتا ہے معترض نارسائی فہم سے اوس تک نہین پہونچتا پس اعتراض کرکے شرمندگی اوٹھاتا ہی

مصرع خطائے بزرگان گرفتن خطاست

نقل بست و ہفتم دانش ایک درویش اپنے معتقدین کو تلقین کررہا تھا کہ تمکو توکل و قناعت مناسب ہی رزاق مطلق نے روز الست جو مقدر اور مقسوم کر دیا ہے اسمین کمی زیادتی یعنی خلاف تحریر ظہور ہونا غیر ممکن ہے اور اگر دامن طمع کشادہ کروگے اور کسب روزی مین مکر و تزویر عمل مین لاوگے تو خدا حاضر و ناظر ہی سب اعمال تمھارے دیکھتا ہی روز جزا کو مثل ابلیس کے مبتلای عذاب النار ہوگے سامعین سے ایک شخص معترض ہوا کہا کہ آپ خدا کو حاضر فرماتے ہین الا ہمکو دکھائی نہین دیتا دوم آپکا قول ہی کہ بروز ازل جو کاتب قدرت نے تحریر کر دیا ہی اسی کے موجب ظہور ہوتا ہے جس حالت مین کہ حسب الحکم خدا ہمسے افعال سرزد ہوتے ہین تو الزام فعل قبیح ہم پر حق نہین سوم ابلیس کو کہ خود آتشی ہے عذاب نار کیا ضرر پہونچائیگا آگ کو آگ سی گزند ممکن نہین درویش نے بغور اصغائے سوالات لایعنی کے ایک کلوخ گلی بے محابا اس زور سے سائل کے سر پر مارا کہ حواس منتشر ہوگئے افتان و خیزان عدالت مین جاکے حاکم سے داد طلب ہوا کہ مین نے فلان فقیر سے استدراک مسائل کیا اوسنے بالعوض جواب کے میرے ساتھ یہ سلوک کیا کہ ہنوز درد سر بشدت ہی حاکم نے فقیر کو طلب کرکے استفسار حال کیا وہ مظہر ہوا کہ جواب اسکے سوالات کا یہی تھا جو مین عمل مین لایا حاکم نے کہا مفصل بیان کرو درویش نے کہا سائل کا سوال اول ہی کہ خدا کو تم موجود کہتے ہو

لیکن ہمکو نظر نہین آتا دکھاؤ کہ خدا کہان ہی پس مستغیث مدعی دہر بیان کرتا ہی الا ہمکو دکھائی نہین
دیتا وہ دکھائے پیکر درد کیسا ہی سوال دوم اسکا ہی کہ جو خدا نے بروز کن فیکون تقدیر کیا ہے
ویسا ہی دنیا مین ظہور ہوتا ہی سزاوار پاداش عمل بد کے ہم نہین ہین کیونکہ بقوت اور بارادۂ
خود کوئی فعل ہم نہین کر سکتے پس مین نے مدعی کو مارا تو یہ اختیار خود نہین بلکہ مشیت الٰہی
یون ہی تھی سوم اسکا یہ مقولہ ہے کہ آتش آتش کو بوجہ جنسیت ضرر نہین پہونچا سکتی
معلم الملکوت بھی نار جہنم سے کیا زحمت و رنج پاویگا ہین جسم خاکی انسان کو کلوخ تراب بھی
بباعث متحد النوع اور ہمجنس ہونے کے تکلیف نہین پہونچا سکتا یہ دروغ کہتا ہی کہ میری سر مین
درد ہے غرض جواب معقول پاکے فریادی نے اپنے گھر کی راہ لی ۔

دانش اے شہزادے اگر کلام درویش بزرگ پر وہ شخص خردہ گیری نکرتا تو کیون
محجوب و منفعل ہوتا ۔

صحبت بست و ہشتم دانش جو بات نہین معلوم اوسکو مانند دریافت شدہ کے
نہ سمجھ **دل** کیا باعث **دانش** چونکہ تجربہ اوسکا تجکو نہین اسوجہ سے وہ درست نہ آئیگی
اور دعا تیرا باطل ٹھہریگا ۔

نقل بست و ہشتم دانش ایک بیطار کے پاس ایک بیوپاری نے آکے بیان کیا
کہ میرے اونٹ کا کل سے کہ خربزہ کی فالیز مین چرتا تھا یکایک گلا سوج گیا ہی اب انہ پانی
اوسکے حلق سے نہین اوترتا اور تڑپتا ہی اگر وہ اچھا ہو جاوے تو بخشش روپیہ آپکی نذر کرون
بیطار نے تشخیص کی کہ دفعۃً حلق متورم ہو جانے کا کوئی باعث نہین بجز اسکے کہ کوئی
پھل خربزہ کا مسلم نگل گیا ہی وہی مری یعنی مجاری اکل و شرب مین پھنس رہا اگر وہ ٹوٹ جاوے
تو حلق سے نیچے اوتر جائیگا اونٹ کی اذیت رفع ہو جائیگی غرض معالج نے ویسا ہی کیا کہ
فرودگاہ بیوپاری پر جاکے اونٹ کے ہاتھ پاؤن بندھوائے اور ایک پتھر سے مقام مؤوف کو
صدمہ دیا چونکہ تشخیص درست تھی وہ پھل گل کے اونٹ کے پیٹ مین اوتر گیا اونٹ کھڑا ہو گیا

دانہ پانی کھانے پینے لگا مالک شتر نے حق القدم حسب وعدہ ادا کیا فقط سالوتری کا نوکر
یہ کیفیت بچشم دیکھ رہا تھا شامت نصیبون کی جو آئی تو دل مین سوچا کہ مین جب مہینہ بھر کامل
خدمت کرتا ہون تب چار روپیہ کی صورت دکھائی دیتی ہے اب مجکو حکمت تو معلوم ہو ہی گئی ہے
گا سوچے ہوئے بیمارونکا علاج کیون نہ کرون ورآن واحد مین صدہا روپیہ کیون نہ کھسیلون
ایسا کچھ خیال کر نوکری سے مستعفی ہوا اور ایک ملک غیر مین جاکے آپکو طبیب مشہور کیا اور
دعویٰ کیا کہ مین گھینگے کا علاج ایسا کرتا ہون کہ طرفۃ العین مین صحت حاصل ہو محصل کلام
ایک شخص سے بوعدہ صحت سو روپیہ قرار پائے اوسکے ورثہ سے کہا کہ اسکے ہاتھ پاؤن باندھکر
زمین پر ڈالدو مین اسکا علاج کرتا ہون فی الحال تکلیف شدید ہوگی اگر صحت منظور ہے
تو اوسکے کرب و اضطراب پر رحم نکرنا اونھون نے جواب دیا اگر شافی مطلق شفا عطا کرے
تو ساعت بھر کی بے چینی کا کچھ اندیشہ نہین غرض بعد بندش دست و پا پتھر سے مریض کا
حلق و گردن کوٹنا شروع کیا گو بیمار نے نہایت بیقراری و گریہ و زاری کی الا بتوقع تندرستی
کسی نے توجہ و التفات اسکے صعوبات پر نہ کی حتی کہ تڑپ تڑپ کے اوسنے جان بحق تسلیم
کی جب مقتول کے وارثون نے دیکھا کہ اس جاہل ناعاقبت اندیش نے رنجور کو در گور کیا
تو اوسکو خونی کی جگہ قتل مین آیا اور وہ دکھ جو شدید تر اوسکو بھی قریب ہلاکت پہنچایا۔
دانش اسی پر شہزادے اگر وہ شخص علم طب کو کاوش سے مخصیل کئے ہوتا اگر وہ خود شمار نکرتا
تو کیون ایسی ذلت و مصیبت اوٹھاتا اور خون ناحق گردن پہ لیتا۔
صحبت بست و نہم دانش اگر تو اپنی مطلب برآری دوسرے شخص سے چاہے
تو ہر وصاحب فطرت اور ذہین اصلے جاوہ دل کسو جہتے دانش اگر ذکی الطبع ہے
تو تیری حاجت کا پاس اور تیرے سوال کا لحاظ اوسکو ہوگا اور جتک یہ غرض خواہش
رفع بھی کی تو تجکو ممنون منت اور زیر بار احسان ضرور ہی کرے گا۔
نقل بست و نہم دانش ایک شخص کی شادی تھی اوسنے ایک مرد تنگ چشم و

ممسک سے عاریتاً دوشالہ ایک روز کے واسطے لیا اور کہا فلان تاریخ محفل منعقد ہوگی آپ بھی قدم رنجہ فرماکر شریک جلسہ ہوجیے گا اسنے وعدہ اشتراک کیا اور بروز معین تقریب مذکورہ مین شامل ہوکے قریب دروازہ مجلس بیٹھا اتنے مین ایک شخص آیا اور اوسنے پوچھا کہ نوشاہ کہان ہے یہ وہان اسی غرض سے بیٹھے تھے بولے وہ سامنے میرا دوشالہ اوڑھے بیٹھا ہے سخن دلہ نے بھی سنا مگر خاموش ہورہا جب دوچار بار یہی دیکھا کہ ہمون آش درکاسہ است تب اوسنے کہا قبلہ سوال دیگر جواب دیگر جو کوئی آپ سے سیرہی تفتیش کرتا ہے اوس سے آپ دوشالہ کا ذکر بالضرور کرتے ہین یہ امر معیوب ہے اسنے جواب دیا آیندہ ایسا نہو گا تھوڑی دیر گذری تھی کہ اور آدمی داخل محفل ہوے اور اونھون نے بھی حسب دستور زمانہ کہ جو مہمان آتا ہے اول میزبان سے ملاقی ہوتا ہے استفہام کیا کہ جناب دولہا کہان ہے اسنے کہا وہ تمھارے محاذی بیٹھا ہے اور دوشالہ بھی جو اوڑھے ہے اوسیکا ہے یہ صدا بھی دولہ کے گوش زد ہوئی پھر اوسنے مالک دوشالہ سے کہا کہ آپنے وہ کلمہ چھوڑا تو دوسرا جملہ پکڑا دوشالہ سے بحث ہی کیا ہے جو اوسکا تذکرہ ہر مرتبہ آپ کرتے ہین اسنے کہا اگر آپکو گوارہ نہین تو یہ بھی نہ کہونگا اس اثنا مین اور اشخاص وارد ہوے اور کہا ہے حضرت دولہ کہان ہے اسنے کہا وہ مقابل آپکے بیٹھا ہے مگر دوشالہ کا کچھ مذکور نہین فقط۔

دانش اے شہزادے اگر وہ شخص صاحب ظرف ہوتا تو دوشالہ کیا شی تھا جو وہ اوسکو بار بار ہر کسی سے اپنا ظاہر کرتا اور اوسکا باعث حجاب و انفعال ہوتا۔

صحبت سوم دانش انسان کے حق مین اخلاق بہتر ہے **دل** کس غرض سے **دانش** شیرین کلامی سے مخاطب بغیر خرچ زر کے مطیع ہوجاتا ہے اور اگر عکس و خلاف ظہور ہو تو سامعین کے دلون مین شجر عناد پیدا ہوکر نشو و نما پاتا ہے۔

نقل سوم دانش ایک بادشاہ نے خواب مین دیکھا کہ جملہ دانت اوسکے گر گئے صبح کو کاہن طلب کرکے بیان کیا خواب بدمین سمجھکے اوسنے بات کو ٹالا کہا یہ رویای صادق نہین معدہ کی تبخیر نے آپکو بد خواب کیا بادشاہ مصر ہوا اور کہا بادشاہون کے خواب لغو نہین ہوتے تب صاف صاف

دوسرے نے عرض کی کہ عبارت اس سے یہ ہے کہ کل اہل برادری آپکے روبرو فوت ہونگے بادشاہ کو یہ تقریر نہایت گران گذری اور معبر کو حکم قتل کیا آخر ایک اور معبر سن رسیدہ گرگ باران دیدہ سے بھی یہی سوال کیا اسنے عرض کی حضور کا خواب بہت سعید ہے اور نہایت حمید انشاء اللہ برتر آپ کی عمر آپکے جملہ اعزا اور اقربا سے زیادہ کی بادشاہ نے خوش ہو کر خلعت اور انعام سے سرفراز کیا۔

دانش ای شہزادے حالانکہ مفہوم دونوں کے کلام کا ایک ہی ہے الا تعبیر کنندہ اول اپنے طرز کلام سے قتل ہوا اور ثانی اپنی حسن تقریر سے سربلند ہوا فقط۔

سوالات امتحانی

جبکہ دل کو صحبت دانش اور تحصیل علم سے بہرہ کافی و فائدہ وافی حاصل ہوا تو دانش نے چند سوال بطور امتحان دل سے کیے اور دل نے بقول لقمان اونکے جواب دیے سوال اول عمر کس شغل میں بسر کرنی چاہیے جواب تحصیل علم میں س عقلمند آدمی کون ہے ج جو مخالفت دنیا سے دل تنگ نہو س وہ کون آگ ہے جو روشن کرنے والیکو جلاتی ہے ج حسد س وہ کون شربت ہے جو آخر کو تلخ ہوجاتا ہے ج جوانی س وہ کون لباس ہے جو کبھی پرانا نہیں ہوتا ج نام نیک س وہ کون بیماری ہے جس سے طبیب عاجز ہوجاتے ہیں اور مریض کو صحت نہیں ہوتی ج ابلہی س وہ کون لباس ہے جو مرد و زن دونوں کو زیبا ہے ج راستی س وہ کون بنیاد ہے جو کبھی خراب نہیں ہوتی ج عدل س راہ سیدھی کیونکر معلوم ہوتی ہے ج علم کی روشنی سے س مرد ذی شعور کسکو سمجھنا چاہیے ج جو بہت سنے اور تھوڑا کہے س نیک بخت کو کیونکر پہچانے ج تین نشانیوں سے طالب علم ہو اور ہر شخص سے بخلق پیش آئے اور سخاوت پیشہ ہو س محبت کیونکر کم ہوتی ہے ج قرض سے س انسان کی مردمی کس طرح معلوم کریں ج معاملے سے س فرزند ناخلف کس طرح پر ہے ج مانند گوشت زائد یعنے مثل انگشت ششم وغیرہ کے کہ اگر تراشیں تو تکلیف ہوتی ہے اور بدنمود

رہنے دین تو معیوب ہو پس آدمی کسقدر کھانا کھاوے کہ تندرست رہے ج جب اشتہا صادق
ہو کھاوے اور جب کسیقدر بھوک باقی رہے تب کھانے سے ہاتھ کھینچ لے پس منافق کسکو
کہتے ہین ج جو زبان سے کہے اوسکو وفا نکرے پس جہالت کسکو کہتے ہین ج نا اتفاقی
کو پس دلیل کمال دانائی کیا ہے ج دوستون سے بمدارات پیش آنا و دشمنون سے
مروت کرنا اور غصہ کو مارنا پس کون آدمی وقت مرگ افسوس کرتا ہے ج بقول سعدی
دو شخص ایک تو وہ جسنے جمع کیا اور نہ کھایا کسواسطے کہ مال واسطے آسائش عمر کے ہے
نہ عمر واسطے جمع کرنے مال کے اور جو روپیہ اپنے صرف مین نہ آیا تو اوس مین اور خذف ریزہ
کا ایک حکم ہو دوسرا وہ جسنے سیکھا اور عمل مین نہ لایا پس انسان کو آفات دنیوی سے بچنے
کی کون صورت ہے ج تین امر کے ترک سے ایک تو عورت نکرے بالفرض شاہزادی کیون
نہ ہو دوسرے قرض دام نہ لے اگر قیامت کا بھی وعدہ ہو تیسرے کسی کے دروازہ پر بامید
نجاوے اگرچہ وہ شخص سخاوت مین حاتم اپنے وقت کا ہو پس کون شخص ہمیشہ دولی کو
محتاج رہتا ہے ج جو نام کا خواہان ہے پس کون بات قابل یاد رکھنے کے ہے ج
تین امور فراموشت احسان جو کسی کا اپنے ذمہ ہو پس کون بات لائق بھلا دینے کے ہے
ج دو امر ایک لڑائی گذری ہوئی دوم احسان اپنا جو دوسرے پر ہو پس کس کی دوستی
پر اعتماد نہ کرنا چاہیے ج عورتون کی پس آدمی کے جسم مین کون عضو سب اعضا سے
اچھا ہے ج دل اور زبان بشرطیکہ پاک ہو پس کون عضو انسان کے بدن مین بدترین
اعضا ہے ج دل اور زبان اگر نجس ہے اور عبارت طہارت اور نجاست زبان راست گوئی
و دروغ ہے اور مراد پاکی دل سے راستی اور کجی ہے پس زندگی کسطور بسر کرنی لازم ہے
ج دل کی خوشی کے ساتھ پس تونگر کون شخص ہے ج جسکی عقل کامل ہو پس شکر کون
تلخی ہے جو انجام مین شیرین ہو جاتی ہے ج صبر پس سلطنت کسطور سے قائم رہتی ہے ج
چار چیزون سے مظلوم کی داد دہی کرے انجام دینی امور سلطنت لازم جانے جہان گیری پر

رہنے دیں تو معیوب ہو ویں آدمی کسقدر کھانا کھاوے کہ تندرست رہے ج جب اشتہا صادق
ہو کھاوے اور جب کسیقدر بھوک باقی رہے تب کھانے سے ہاتھ کھینچ لیوے ویں منافق کسکو
کہتے ہیں ج جو زبان سے کہے اوسکو وفا نکرے ویں جہالت کسکو کہتے ہیں ج ناواقفی
کو ویں دلیل کمال دانائی کیا ہے ج دوستوں سے مدارات پیش آنا دشمنوں سے
مروت کرنا اور غصہ کو مارنا ویں کون آدمی وقت مرگ افسوس کرتا ہے ج بقول سعدی
دو شخص ایک تو وہ جسنے جمع کیا اور نہ کھایا کسواسطے کہ مال واسطے آسائش عمر کے ہے
نہ عمر واسطے جمع کرنے مال کے اور جو روپیہ اپنے صرف میں نہ آیا تو اوس میں پتھر اور ٹھیکرے
کا ایک حکم ہے دوسرا وہ جسنے سیکھا اور عمل میں نلایا ویں انسان کو آفات دنیوی سے بچنے
کی کون صورت ہے ج تین امر کے ترک سے ایک تو عورت نکرے بالغرض شاہزادی ہووے
نہ ہو دوسرے قرض دام نہ لے اگر قیامت کا بھی وعدہ ہو تیسرے کسی کے دروازہ پر بامید
نجاوے اگرچہ وہ شخص سخاوت میں حاتم اپنے وقت کا ہو ویں کون شخص ہمیشہ روٹی کو
محتاج رہتا ہے ج جو اسم کا خواہاں ہے ویں کون بات قابل یاد رکھنے کے ہے ج
تین امور خدا موت احسان جو کسی کا اپنے ذمہ ہو ویں کون بات قابل بھلا دینے کے ہے
ج دو امر ایک برائی گذری ہوئی دوسرے احسان اپنا جو دوسرے پر ہو ویں کس کی دوستی
پر اعتماد نکرنا چاہیے ج عورتوں کی ویں آدمی کے جسم میں کون عضو سب اعضا سے
اچھا ہے ج دل اور زبان بشرطیکہ پاک ہو ویں کون عضو انسان کے بدن میں بدتر
اعضا ہے ج دل اور زبان اگر نجس ہے اور عبارت طہارت اور نجاست زبان کی راست گوئی
و دروغ ہے اور مراد پاکی دل سے راستی اور کجی ہے ویں زندگی کسطور بسر کرنی لازم ہے
ج دل کی خوشی کے ساتھ ویں تونگر کون شخص ہے ج جسکی عقل کامل ہو ویں شہد کون
تلخی ہے جو انجام میں شیرین ہو جاتی ہے ج صبر ویں سلطنت کسطور سے قائم رہتی ہے ج
چار چیزوں سے مظلوم کی داد دہی کرے انجام دیکھے امور سلطنت لازم جانے جہانگیری پر

مستعد رہے ملازم خیر خواہ رکھے س جلدی کس کام مین کرنا واجب ہی اور دیر کس کام
مین ج جلدی خیرات مین اور تاخیر عقوبات مین س وہ کون بات ہی جو انسان کو فلاح اور
علوی جاہ سے محروم رکھتی ہی ج وہ تین امر ہین تدبیر کی ناموافقت سستی ہمت وطن
کی الفت س دنیا مین آدمی کو سخت تر کون شی ہے ج چار امر تقاضائی قرض ہنگام قلت معیشت
وقت سفر رفیق کی مفارقت غریب الوطنی مین بیماری ضعیفی کے عالم مین خستگی وخواری س
باپ کا رتبہ زیادہ ہے یا اوستاد کا ج آستاد کا مرتبہ زیادہ سمجھنا چاہیے اس وجہ سے بقول
سکندر کہ باپ باعث ہی اعلی سے جانب اسفل لانیکا اور اوستاد سبب ہے پستی سے سمت
رفعت پونہچانے کا یعنی مین عالم ارواح مین میان قضاے نا تنا ہی سماوی تھا او باپنے
عالم اجسام مین فی لقوس مجکو لایا اور ارسطو نے مجکو پہر عالم سفلی سے عالم علوی پر پونہچایا
یعنے تعلیم علوم سے سیر مقامات ادراک کرائے س وہ کون شربت ہی جو چکھنے والے کو
قتل کرتا ہے ج شہوت س وہ کون شے ہی جو کل ہنرون کو ضائع کرتی ہی ج بدمزاجی
س دانشمند کسکو جاننا چاہیے ج جو دوسرونکی مصیبت دیکھکر خود نصیحت پاب ہو
س کون چیز کس چیز کو کہا جاتی ہے ج سات چیزین سات چیزون کو رنج عمر کو دروغ
روزی کو حسد نیکی کو غیبت عبادت کو توبہ گناہ کو صدمہ بلا کو زنا بنیاد کو س گفتگو کس سے
نکرنا چاہیے ج دیوانہ اور مست سی س تحمل اور مراعات اور ونکی ساتھ کسقدر مناسب ہے
ج جہان تک خود ذلیل وخوار نہو س وہ کون راست بات ہی جو سننے والے کو
جھوٹ معلوم ہوتی ہے ج ایک عالم ضعیفی مین بیان قوت جوانی دوسرے
حالت افلاس مین حدیث دولت مندی ۔

خاتمہ

احصل سامعین کی سمع خراشی اور نتیجہ اس عرق پاشی کا یہ ہے کہ انسان علم سیکھے اور
اپنی اولاد کو سکھائے کہ موجب انسانیت اسی کو پایا ہے ورنہ اصلیت کو دیکھیے تو حیوان

بنا نا یا ہے چنانچہ دانایان فرنگ کہ زیرک و فہیم و صاحب عقل سلیم ہیں جب عمر سن تمیز کو پہنچتی اپنی اولاد کو بقصد تحصیل علم دیار ولایت کو بھیج دیتے ہیں اور رنج مفارقت دل پر سہتے ہیں اصراف کثیر کا مطلق خیال نہیں کرتے تب تو ناظم و نثار انکی فراست اور فرزانگی کی مثال دیتے ہیں وہ امتداد ایام تحصیل بطرفۃ العین ہیں بخطفۃ البرق منقضی ہو جاتے ہیں پھر تا حین حیات مستقر فارغ البالی ہاتھ آتی ہے پس جو ایسا کرے نیکنام ہو بہبود حاصل کرے عالی مقام ہو

رباعی

فریدون فرخ فرشتہ نبود ز مشک و ز عنبر سرشتہ نبود
بداد و دہش یافت آن نیکوئی تو داد و دہش کن فریدون توئی

تمت

فقیر نے اس نسخہ کو الفاظ مشکل اور لغات نامستعمل سے بہت بچایا ہے تا مقدور مغلق کلمہ مندرج نہیں کیا مگر اردو زبان میں یہ کتاب لکھی گئی اور اردو وہی کا نام ہے جس میں عربی فارسی ترکی یونانی ہندی وغیرہ زبانیں مختلط ہوں لہذا عدم ادخال کلمات عربی فارسی وغیرہم امر ناگزیر سمجھ کے اگر کوئی لفظ یا شعر لکھا بھی ہے تو عام فہم حسب محاورہ اور روزمرہ اردو کے لکھا ہے اللہ تعالی اس کتاب کو درجہ قبولیت مرحمت فرما کے پڑھنے والوں کو سعادت دارین سے سرفراز فرماوے آمین

خاتمۃ الطبع بعد حمد خداوند حضرت جل و علا و نعت سید انبیا علیہ و علی آلہ و اصحابہ [illegible] طالبان علم اخلاق کو معلوم ہو کہ اس زمان برکت اوان میں کتاب مفید [illegible] مسمی بہ نصائح دلپذیر [illegible] اقل الانام ابو الحسنات قطب الدین احمد عبد الحق تالیف بار اول مطبع نامی لکھنؤ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ مطابق ماہ دسمبر سنہ ۱۸۹۳ء میں طبع ہوئی